ماہنامہ
دختران اسلام
لاہور
جولائی 2017ء

اجتماعیت کی برکتیں اور رجوع الی القرآن

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا خصوصی خطاب

اسلام میں عورت کا مقام

علم کی ترویج قومی ترقی کا راز

تعطیلات میں بچوں کی تربیت

الفیوضات المحمدیه

گلدستہ

بال عوام کی کورٹ میں

WOICE فوڈ بینک کے زیر اہتمام

رمضان پیکیجز کی تقسیم (لاہور)

خواتین میں بیداریٔ شعور و آگہی کیلئے کوشاں
ماہنامہ دخترانِ اسلام لاہور

جلد: 24 شمارہ: 7 شوال المکرم ۱۴۳۸ھ/ جولائی 2017ء

زیرِ سرپرستی
بیگم رفعت جبین قادری

چیف ایڈیٹر
قرۃ العین فاطمہ

مینجنگ ایڈیٹر
صاحبزادہ محمد حسین آزاد

اسسٹنٹ ایڈیٹرز
نازیہ عبدالستار
ملکہ صبا

ناشر
علامہ محمد معراج الاسلام

کمپیوٹر آپریٹر
محمد اشفاق انجم

ٹائیٹل ڈیزائنر
عبدالسلام

فوٹوگرافی
محمود الاسلام قاضی

کتابت
محمد اکرم قادری

مجلس مشاورت
صاحبزادہ مسکین فیض الرحمن درانی
خرم نواز گنڈاپور
احمد نواز انجم
جی ایم ملک
منظور حسین قادری
سرفراز احمد خان
غلام مرتضیٰ علوی
فرح ناز

ایڈیٹوریل بورڈ
نوراللہ صدیقی
محمد فاروق رانا
عین الحق بغدادی
محمد ندیم چودھری

قلمی معاونین
رافعہ علی، عائشہ شبیر
سعدیہ نصراللہ، راضیہ نوید

فہرس

اداریہ (بال عوام کی کورٹ میں)		5
اجتماعیت کی برکتیں اور رجوع الی القرآن	ڈاکٹر محمد طاہر القادری	7
اسلام میں عورت کا مقام اور کردار	حسینہ عارف کاظمی	11
علم کی ترویج۔قومی ترقی کا راز	ڈاکٹر ابوالحسن الازہری	17
تعطیلات میں بچوں کی تربیت	مسز فریدہ سجاد	21
موجودہ پاکستان، عوام اور حکمران	ہانیہ ملک	24
الفیوضات المحمدیہؐ		27
گلدستہ	نازیہ عبدالستار	28
تحریک منہاج القرآن ومنہاج القرآن ویمن لیگ کی سرگرمیاں		30

ترسیلِ زر کا پتہ: منی آرڈر/چیک/ڈرافٹ بنام حبیب بنک لمیٹڈ منہاج القرآن برانچ اکاؤنٹ نمبر 01970014583203 ماڈل ٹاؤن لاہور

بدلِ اشتراک: آسٹریلیا، کینیڈا، مشرقِ بعید، امریکہ: 15 ڈالر مشرقِ وسطیٰ، جنوب مشرقی ایشیا، یورپ، افریقہ: 12 ڈالر

قیمت فی شمارہ -/35 روپے
سالانہ خریداری -/350 روپے

رابطہ: ماہنامہ دخترانِ اسلام 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور
فون نمبرز: 3-042-5169111 فیکس نمبر: 042-5168184
Visit us on: www.minhajsisters.com E-mail:sisters@minhaj.org

﴿فرمان الٰہی﴾

اِنَّـا نَـحۡنُ نَـزَّلۡنَـا عَلَیۡکَ الۡقُرۡاٰنَ تَنۡزِیۡلًاo فَـاصۡبِرۡ لِحُکۡمِ رَبِّکَ وَلَا تُطِعۡ مِنۡهُمۡ اٰثِـمًا اَوۡ کَفُوۡرًاo وَاذۡکُـرِ اسۡـمَ رَبِّکَ بُکۡرَةً وَّ اَصِیۡلًاo وَمِـنَ الَّیۡـلِ فَاسۡجُدۡ لَهٗ وَسَبِّحۡهُ لَیۡلًا طَوِیۡلًاo

(الدھر، ۷۶: ۲۳ تا ۲۶)

’’بے شک ہم نے آپ پر قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے نازل فرمایا ہے۔ سو آپ اپنے ربّ کے حکم کی خاطر صبر (جاری) رکھیں اور ان میں سے کسی کاذب و گنہگار یا کافر و ناشکرگزار کی بات پر کان نہ دھریں۔ اور صبح و شام اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کریں۔ اور رات کی کچھ گھڑیاں اس کے حضور سجدہ ریزی کیا کریں اور رات کے (بقیہ) طویل حصہ میں اس کی تسبیح کیا کریں‘‘۔

(ترجمہ عرفان القرآن)

﴿فرمان نبوی ﷺ﴾

عَنۡ عَبۡدِ اللهِ بۡنِ عَمۡرٍو رضي الله عنهما قَـالَ: قَـالَ رَسُوۡلُ اللهِ ﷺ: یُـقَـالُ لِصَـاحِـبِ الۡـقُـرۡآنِ: إِقۡرَأۡ وَارۡتَقِ وَ رَتِّلۡ کَمَا کُنۡتَ تُرَتِّلُ فِي الـدُّنۡیَـا، فَإِنَّ مَـنۡزِلَتَکَ عِنۡدَ آخِرِ آیَةٍ تَقۡرَأُ بِهَا. رَوَاهُ التِّرۡمِذِيُّ وَأَبُوۡدَاوُدَ.

وَقَالَ أَبُوۡعِیۡسَی: هَذَا حَدِیۡثٌ حَسَنٌ صَحِیۡحٌ.

’’حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید پڑھنے والے سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور جنت میں منزل بہ منزل اوپر چڑھتا جا اور یوں ترتیل سے پڑھ، جیسے تو دنیا میں ترتیل سے پڑھا کرتا تھا، تیرا ٹھکانہ جنت میں اس جگہ ہو گا جہاں تو آخری آیت تلاوت کرے گا۔‘‘

(المنہاج السوی من الحدیث النبوی ﷺ، ص ۴۰۱)

حمد باری تعالیٰ

ابتداء ہر شے کی تیرا نام ہے
انتہا ہر شے کی تیرا کام ہے

روز اول سے اشارے پر ترے
منحصر یہ گردشِ ایام ہے

تیرا قرآن بر زباں مصطفیٰؐ
یہ بنائے مذہبِ اسلام ہے

تیری خلاقی کی حکمت کی دلیل
طلعتِ صبح و سوادِ شام ہے

خدمت مخلوق کی توفیق دے
یہ بھی تیری بندگی کا کام ہے

تجھ پر تکیہ گر کے کوئی دیکھ لے
زندگی آرام ہی آرام ہے

تو خبر لے افسر ناچیز کی
مرحلہ اس کے لئے ہر گام ہے

(افسر ماہ پوری)

نعت رسول مقبول ﷺ

آنکھ کو حسرتِ دیدار میں نم دیکھا ہے
میں نے ان کو تو نہیں، اُنؐ کا کرم دیکھا ہے

وقت خود منزل اسرائی کی گواہی دے گا
وقت نے عرش پہ وہ نقشِ قدم دیکھا ہے

چرخ کو قدموں پہ تعظیم سے جھکتے دیکھا
اور کمانوں کو پذیرائی میں خم دیکھا ہے

کتنے جلوے پسِ جلوہ نظر آئے ہیں مجھے
آپؐ کی یاد میں جب سوئے حرم دیکھا ہے

اُنؐ سے نسبت ہے جنہیں، وہ بڑے آرام سے ہیں
میں نے آقاؐ کا غلاموں پہ کرم دیکھا ہے

آنکھ کہتی ہے کہ روضہ نہیں دیکھا جاتا
دل یہ کہتا ہے کہ دیکھیں، ابھی کم دیکھا ہے

کوئی منظر، کوئی منزل نہ جچی مجھ کو حنیف
ان کے قدموں میں فقط اپنا بھرم دیکھا ہے

(حنیف اسعدی)

خواب

فرمودات علامہ اقبالؒ

انسان کی ہوس نے جنہیں رکھا تھا چھپا کر
کھلتے نظر آتے ہیں بتدریج وہ اسرار
قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں
اللہ کرے تجھ کو عطا جدتِ کردار

(علامہ محمد اقبال: ضرب کلیم، ص1017)

تعبیر

ارشاداتِ قائد اعظمؒ

قرآن مجید مسلمانوں کا ہمہ گیر ضابطہ حیات ہے، مذہبی، سماجی، شہری، کاروباری، فوجی، عدالتی، تعزیری اور قانونی ضابطہ حیات جو مذہبی تقریبات سے لے کر روز مرہ زندگی کے معاملات تک، روح کی نجات سے لے کر جسم کی صحت تک، تمام افراد سے لے کر ایک فرد کے حقوق تک، اخلاق سے لے کر جرم تک۔اس دنیا میں جزا اور سزا سے لے کر اگلے جہاں تک کی سزا و جزا تک کی حد بندی کرتا ہے۔

(پیام عید۔ 1945ء)

تکمیل

افکارِ شیخ الاسلام مدظلہ

جو لوگ مسلمان ہیں، مومن ہیں اگر وہ قرآن مجید سے پیار کریں گے، محبت کے ساتھ پڑھیں گے، اس کے معانی کو سمجھیں گے، پہچانیں گے، اس پر عمل کریں گے اور آگے پہنچائیں گے تو اللہ رب العزت کو ایسے بندوں کے ساتھ کتنا پیار ہوگا اور وہ اللہ کے کتنے محبوب ہوجائیں گے، اس کا اندازہ و شمار ہماری احاطہ عقل میں نہیں آسکتا۔قرآن کے ادب کا حکم بھی اسی وجہ سے ہے کہ یہ اللہ کی صفت ہونے کی وجہ سے ہمیں اللہ کی صحبت عطا کرتا ہے۔ اس لئے حکم ہے کہ جب قرآن مجید پڑھا جارہا ہو تو کوئی تسبیح، کلمہ، درود پاک اور استغفار نہ پڑھا جائے بلکہ قرآن مجید کو خاموشی کے ساتھ سنا جائے۔ حالت نماز میں بھی مقتدی کو پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔اس لئے کہ سب سے بلند چیز جو اس وقت پڑھی جارہی ہے اس کو سننے کا اجر ہر ذکر کرنے سے زیادہ ہے۔

(خطاب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ العالی، بعنوان قرآن مجید معرفت الٰہیہ کا ذریعہ ماہنامہ منہاج القرآن، مارچ 2017ء)

بال عوام کی کورٹ میں

جمہوری معاشروں میں حقوق عوام تک پہنچ رہے ہوں اور وہ ترقی کی منازل طے کرکے دنیا میں اپنے وقار کومہمیز لگارہے ہوں۔ معاشی، سیاسی، ثقافتی اور معاشرتی حوالے سے ان ممالک کی ترقی کا گراف عمودی سمت گامزن ہو اور عوام حقوق کے ثمرات سے لدے درختوں سے لطف اندوز ہورہے ہوں تو ان کو دنیا میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ جن ممالک نے جمہوری نظام کو مضبوط اور اداروں کو مستحکم کیا وہ آج دنیا میں باوقار معاشی و سیاسی مقام رکھتے ہیں۔ مگر بدقسمتی ہے کہ اکثر مسلم ممالک نے حقیقی جمہوریت کو اپنانے کی بجائے بادشاہتوں اور آمریتوں کے بل بوتے پر صرف اپنے حق حکمرانی کو استحکام دیا اور عوام کو حقوق سے محروم رکھا۔ کچھ ممالک ایسے بھی ہیں جہاں جمہوریت کے لبادے میں بدترین آمریتیں عمل پذیر ہیں۔ وطن عزیز میں پارلیمانی جمہوریت کے نظام کی رٹ تو بہت لگائی جاتی ہے مگر گزشتہ 3 دھائیوں سے دو خاندانوں کی بدترین آمریت نے ملک کی معاشی معاشرتی اور ثقافتی چولیں ہلادی ہیں۔ اداروں کو کرپشن کی دیمک چاٹ گئی اور اب تو ان اداروں کے ستون بھی زمین بوس ہوگئے ہیں۔ 17 جون 2014ء کو ماڈل ٹاؤن میں پاکستانیوں کو سفاکی سے ریاستی دہشت گردی کا نشانہ بنا کر ظلم کا ایسا باب رقم کیا گیا جس کی مثال انسانی معاشروں میں کم ملے گی۔ سانحہ ماڈل ٹاؤن میں دو خواتین کو جس طرح موت کے گھاٹ اتارا گیا اس سے پوری پاکستانی قوم کا سر شرم سے جھک گیا۔

وطن عزیز میں حوا کی بیٹی کے حقوق ہر آنے والے دن سلب کئے جارہے ہیں۔ موجودہ جمہوریت میں قرآن سے شادی اور ظلم کے درجنوں سینکڑوں دروازے بند کرنے کی بجائے مزید کھولے جارہے ہیں۔ خاندان شریف کی بادشاہت نے عوام کے گھروں کا سکون لوٹ لیا ہے اور ظلم کے نظام کو تحفظ دیا جارہا ہے۔ جمہوریت کی چھتری تلے بدترین خاندانی آمریت کو پروان چڑھانے والے شریف خاندان نے ملک سے شرافت کا جنازہ ایسا نکال دیا ہے کہ حقیقی شرفاء کے لئے عزت کی زندگی گزارنا ایک خواب بن گیا ہے۔ آئین کاغذ کا ایک پرزہ اور اس میں ایک سے چالیس تک کے وہ آرٹیکل جو عوام کے حقوق کو ڈیل کرتے ہیں کو سبز کتاب کا قیدی بنا کر بے بسی کی تصویر بنادیا ہے۔ آئین کو بنانے والوں کی نیت پر کوئی شبہ نہیں انہوں نے بہر حال ایک مرحلہ طے کرلیا مگر

شریفوں اور زرداریوں نے مفادات کی ترامیم کے ایسے گھاؤ لگا دیئے ہیں کہ آئین شدید زخمی حالت میں ICU میں وینٹی لیٹر کی فریاد کررہا ہے۔

ڈان لیکس اور پانامہ لیکس کے ہنگامے کو بپا ہوئے ایک عرصہ بیت گیا۔ ایک کی راکھ بھی اڑ چکی جبکہ دوسرا کیس پوری دنیا میں جگ ہنسائی کا باعث بن رہا ہے۔ پاکستان میں رائج جمہوریت نے عوام کو زندگی کی حقیقی معنوں میں عذاب بنادیا ہے، ملکی معیشت کا گراف تنزلی کی طرف گامزن ہے۔ بیرونی قرضے ہمالیہ بن چکے ہیں، عالمی سطح پر بے وقاری ملک وقوم کا مقدر ہے۔ بنیادی انسانی حقوق کی پامالی معمول بن چکا، 2 فیصد کے لئے زندگی کی عیاشیاں مقدر ہیں، ''جمہوریت'' نے چند خاندانوں کو حق حکمرانی اور ایک خاندان کو بادشاہت کا وہ پیدائشی حق دے دیا ہے جو رہے سہے عوامی حقوق کی گردن پر خنجر رکھ کر اس پر دباؤ بڑھا کر شہ رگ تک کاٹنے کے قریب ہے۔

جب پاکستان میں اشرافیہ کے مفادات پر زد پڑنے کی کوئی بھی صورتحال بنی تو جمہوریت کو خطرہ لاحق ہوجاتا ہے۔ خطرہ تو اسے ہوتا ہے جو شے موجود ہو، پاکستانیوں کو تو جمہوریت چھو کر نہیں گزری۔ 2013ء میں ڈاکٹر طاہرالقادری کے دھرنے ایسی بازگشت ہیں جسے سن کر پچھتانے والے آج بھی سنبھل جائیں تو بہت کچھ ہوسکتا ہے۔ 2014ء کے دھرنے سے پہلے سفاکی اور ظلم کا راج قائم کرکے 14 انسانی جانوں کو صلیب پر چڑھا کر اپنا اقتدار بچانے والے ''فتنہ شریفیہ'' کو 20 کروڑ عوام پر مسلط کرنا جمہوریت سمجھتے ہیں۔ عوام پاکستان اگر ملک میں حقیقی جمہوریت چاہتے ہیں تو انہیں اپنے فرائض ادا کرنے کی طرف بڑھنا ہوگا اور اپنا حق لینے کے لئے گھروں سے باہر آنا ہوگا۔ پاکستان عوامی تحریک کا 2013ء اور 2014ء کا دھرنا پاکستان کی تاریخ میں عوامی حقوق کے لئے کی جانے والی تاریخی کاوش ہے اور اس دھرنے کے روح رواں ڈاکٹر طاہرالقادری کی جدوجہد جاری ہے۔ عوام ان کے ہاتھ مضبوط کریں ورنہ فتنہ شریفیہ عوامی حقوق تو ختم کرچکا ہے اب اس سے ملک کے وجود کو بھی شدید ترین خطرہ ہے۔ جعلی جمہوریت کا پکا راگ الاپنے والے موجودہ حکمران نہرو کے وہ جانشین ہیں جو اپنی بداعمالیوں کی آگ سے وطن کو جلا بھی خود رہے ہیں اور بانسری بھی بجائے جارہے ہیں۔ ان حالات میں اداروں نے چونکہ فرائض سے چشم پوشی کو عادت بنالیا ہے اس لئے بال اب عوام کی کورٹ میں ہے۔

اجتماعیت کی برکتیں اور رجوع الی القرآن

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا خصوصی خطاب

ترتیب وتدوین: صاحبزادہ محمد حسین آزاد / معاونت: نازیہ عبدالستار

دوسری قسط

28 رمضان المبارک 2005ء کو جامع مسجد المنہاج بغداد ٹاؤن کے شہر اعتکاف میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ''اجتماعیت کی برکتیں اور رجوع الی القرآن'' کے موضوع پر خصوصی خطاب فرمایا۔ اب آمدِ ماہ رمضان کی مناسبت سے جو نزولِ قرآن کا مہینہ ہے۔ اس خطاب کو ایڈیٹ کر کے بالاقساط شائع کیا جارہا ہے۔ جو قارئین مکمل خطاب سننا چاہیں وہ وی سی ڈی نمبر 493 سماعت کریں۔ شکریہ (منجانب: ادارہ دختران اسلام)

اس مضمون کی پہلی قسط میں رجوع الی القرآن کے موضوع کو قرآنی آیات کی روشنی میں بیان کیا گیا تھا۔ اس قسط میں ان شاء اللہ ہم اس موضوع کو احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں سمجھنے کی کاوش کریں گے۔

سیدنا عثمان غنیؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا:

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ. (بخاری، الصحیح، ۴: ۱۹۱۹، رقم ۴۷۳۹)

تم میں سے سب سے افضل اور برگزیدہ شخص وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ گویا جو شخص قرآن پڑھے اور دوسروں کو پڑھائے، خود سمجھے اور دوسروں کو سمجھائے ایسے شخص کو آقا علیہ السلام نے امت میں سب سے اعلیٰ اور اونچے درجے کا برگزیدہ قرار دیا ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت کرتی ہیں کہ آقا علیہ السلام نے فرمایا:

الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ (مسلم، الصحیح، ۱: ۵۴۹، رقم ۷۹۸)

جو شخص قرآن مجید میں ماہر ہو وہ ان فرشتوں کے ساتھ رہتا ہے جو معزز اور بزرگ ہیں۔ یعنی قرآن کے ماہر کو فرشتوں کی مجلس اور ہم نشینی ملے گی اور اُس کا مسکن ان کے ساتھ ہوگا۔ اور جس شخص کو قرآن مجید پڑھنے

میں دشواری ہوتی ہے اور اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس دشواری کے باوجود وہ قرآن کی تلاوت جاری رکھتا ہے اُس کے لیے دوگنا اجر ہے۔

وہ لوگ جو عمر کے ایسے حصے میں ہیں جہاں وہ قرآن نہ پڑھ سکتے ہوں وہ قرآن مجید کھول کر صرف اس کی زیارت کر لیں وہ بھی اجر سے محروم نہیں ہوں گے کیونکہ قرآن کسی کو محرومِ اجر نہیں رہنے دیتا۔ شرط صرف یہ ہے کہ اس سے تعلق جوڑیں اور اس کی طرف رجوع کریں۔

قیامت والے دن قرآن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا

آپ نے کبھی غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن قرآن پڑھنے والوں کے ساتھ کیا کرنے والا ہے۔حضرت ابوعمامہؓ روایت کرتے ہیں: حضور ﷺ نے فرمایا:

اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ . (مسلم،صحیح ،۱،۵۵۳، رقم:۸۰۴)

''لوگو! قرآن مجید پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا''۔

جن جن کو اذن شفاعت ہے اُن میں سے ہر کوئی اپنوں کی شفاعت کررہا ہوگا ، قرآن کو بھی اللہ تعالی نے اذنِ شفاعت سے نوازا ہے لہذا وہ بھی اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا۔ اسی طرح ماہِ رمضان کے روزوں کو بھی اذنِ شفاعت دیا گیا ہے۔گویا ایک طرف قرآن کھڑا ہوگا دوسری طرف رمضان کے روزے ہوں گے۔ جب روزوں کی باری آئے گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا بولو! روزہ داروں کے ساتھ کیا کرنا ہے؟ عرض کریں باری تعالیٰ! ان ساروں کو بخش دے چونکہ جب رمضان آیا تو انہوں نے ہماری قدر کی تھی۔ پھر قرآن بولے گا باری تعالیٰ ان کو ہمارے ساتھ جنت میں بھیج دے کیونکہ یہ ذوق وشوق سے مجھے پڑھا کرتے تھے۔

پھر آقا علیہ السلام نے فرمایا: **مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ الم حَرْفٌ وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ .** (ترمذی،السنن، ٦: ١٧٥، رقم ٢٩١٠)

''جس نے اللہ کی کتاب سے ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے اور یہ نیکی دس گناہ ہوتی ہے میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے''۔ لہذا ہر ہر حرف پر دس نیکیاں ہیں،صرف الم کہا تو 30 نیکیاں عطا ہوئیں۔

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں۔آقا علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا:

إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ. (ترمذی، السنن، ۵: ۱۷۷، رقم ۲۹۱۳)

'' قرآن سے خالی سینہ ویران گھر کی مثل ہے''۔یعنی جس شخص نے چھوٹی بڑی چند سورتیں بھی یاد نہیں کیں اور قرآن کو پڑھتا ہی نہیں ہے۔ فرمایا اس کی حالت وہی ہے جو ویران اور تباہ شدہ گھر کی ہوتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ آقا علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا:

يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُ بِهَا. (سنن ترمذی، ج۵، ص ۱۷۷، حدیث ۲۹۱۴)

''(قیامت کے دن) قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا پڑھتا جا اور ترقی کی منازل طے کرتا جا اور اس طرح ٹھہر کر پڑھ جس طرح دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا تیری منزل اُس آخری آیت کے پاس ہے جو تو پڑھے گا''۔

یعنی کہا جائے گا کہ ایسے ذوق شوق سے پڑھ جیسے دنیا میں پڑھا کرتا تھا۔ جہاں آخری آیت کی تلاوت ختم کرے گا وہ جنت میں تیرا مقام ہوگا۔ گویا فرمایا جا رہا ہے تیرے لئے مقام مقرر ہی نہیں، جتنا قرآن پڑھ کر اوپر جاسکتا ہے منزل بمنزل ترقی کرتا جا۔ جہاں تلاوت ختم کرے گا وہ تیرا درجہ ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں آقا علیہ السلام نے فرمایا:

قَالَ يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ حَلِّهِ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ زِدْهُ فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ فَيَرْضَى عَنْهُ فَيُقَالُ لَهُ اقْرَأْ وَارْقَ وَتُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً (ترمذی، السنن، ۵: ۱۷۸، رقم ۲۹۱۵)

''روز قیامت صاحب قرآن (قرآن پڑھنے اور عمل کرنے والا) آئے گا تو قرآن کہے گا: اے رب! اسے زیور پہنا، تو صاحب قرآن کو عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ قرآن پھر کہے گا: اے میرے رب! اسے اور بھی پہنا تو اسے عزت و بزرگی کا لباس پہنا دیا جائے گا پھر کہے گا: اے میرے مولا! اس سے راضی ہوجا (اس کی تمام خطائیں معاف کردے) تو اللہ تعالی اس سے راضی ہوجائے گا اور اس سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور (جنت کے زینے) چڑھتا جا اور اللہ تعالی ہر آیت کے بدلے میں اس کی نیکی بڑھاتا جائے گا''۔

حدیثِ رسول ﷺ میں یہ بھی ہے کہ قیامت کے دن قرآن پڑھنے والے کے والدین کو بھی بلایا جائے

گا اور فرمایا جائے گا: ان کو لباس کرامت پہناؤ تو اُن کو بھی تاج کرامت اور لباس کرامت پہنایا جائے گا اور اس میں سے نور کی شعاعیں نکل رہی ہوں گی۔ وہ ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔ لوگ ایک دوسرے سے پوچھیں گے۔ آپ بتائیں ہم نے کوئی ایسا نیک عمل کیا ہی نہیں پھر یہ تاج کرامت ہمیں کس لئے پہنا دیا گیا ہے۔ وہ کہیں گے کہ سمجھ نہیں آ رہی ہم تو کورے تھے پلّے کچھ نہیں تھا۔ اتنا کرامت کا لباس اور تاج کیسے پہنا دیا ہے؟۔ تب اللہ کی بارگاہ سے فرشتوں کو حکم ہوگا کہ جواب دو۔ انہیں بتایا جائے گا کہ یہ تاج تمہیں تمہارے کسی عمل کی وجہ سے نہیں پہنایا گیا بلکہ صرف اس لئے کہ تم نے اپنے بچے کو قرآن پڑھایا تھا۔ تمہارا بچہ قرآن پڑھتا تھا اس کے قرآن پڑھنے کے صلے میں اس کی عزت تمہیں بھی عطا کی گئی ہے کہ تم قرآن پڑھنے والے کے ماں باپ ہو۔

اس سے یہ بھی عیاں ہوتا ہے کہ اگر کسی کے اپنے اعمال میں کمی رہ جائے تو اس کی تلافی کے لئے اولاد کو قرآن کی ترغیب دے، لہٰذا خود بھی قرآن کی طرف رجوع کرو اور اولاد کو بھی اس طرف راغب کرو۔ ثواب اُن کو بھی ملے گا اور اُن کے سبب سے آپ کو بھی ملے گا۔ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ روایت کرتے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ هَـذَا الْـقُـرْآنَ مَـأْدُبَةُ اللهِ فَـمَنْ دَخَلَ فِيهِ فَهُوَ آمِنٌ. . (الدارمی، السنن، ۲: ۵۲۵، رقم ۳۳۲۲)

''بے شک یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا دستر خوان ہے۔ پس جو اس دستر خوان میں شامل ہوگیا اسے امن نصیب ہوگیا''۔

کھانا ایک ڈش ہوتی ہے جبکہ دستر خوان میں طرح طرح کے کھانے چن دیئے جاتے ہیں۔ اللہ کے دستر خوان میں کیا ہوگا۔ کون سے کھانے اور ڈشیز ہوں گی؟ کوئی قربت کی ڈش ہے، کوئی محبت کی ڈش ہے، کوئی معرفت کی ڈش ہے۔ یعنی یہ کھاؤ گے تو اس کے ذریعے قربت ملے گی، یہ کھاؤ گے تو معرفت ملے گی، یہ کھاؤ گے تو بخشش ملے گی، یہ کھاؤ گے تو رضا ملے گی، یہ کھاؤ گے تو دیدار ملے گا۔ پتہ نہیں اس میں کیا کیا ڈشیں ہیں۔ آپ نے اس باندی کا حال سنا ہوگا جو بسم اللہ پڑھ کر بے ہوش ہوگئی تھی۔ یہ تو نام کا حال ہے جب نظارہ ہوگا تو اس کا عالم کیا ہوگا؟

☆☆☆☆☆

اسلام میں عورت کا مقام اور کردار

حسینہ عارف کاظمی

خواتین انسانی معاشرے کا ایک لازمی اور قابل احترام کردار ہیں۔ جبکہ زمانہ جاہلیت میں جزیرۃ العرب میں عورت کے لئے کوئی قابل ذکر حقوق نہ تھے، عورت کی حیثیت کو ماننا تو درکنار اسکو معاشرے میں زندہ بھی رہنے کا حق تک نہ تھا، معاشرے میں عورت کا مرتبہ و مقام ناپسندیدہ تھا، وہ مظلوم اور ستائی ہوئی تھی، اور ہر قسم کی بڑائی اور فضیلت صرف مردوں کے لئے تھی۔ حتی کہ عام معاملات زندگی میں بھی مرد اچھی چیزیں خود رکھ لیتے اور بے کار چیزیں عورتوں کو دیتے، زمانہ جاہلیت کے لوگوں کے اس طرزِ عمل کو قرآن حکیم یوں بیان کرتا ہے:

''اور (یہ بھی) کہتے ہیں کہ جو (بچہ) ان چوپایوں کے پیٹ میں ہے وہ ہمارے مَردوں کے لئے مخصوص ہے اور ہماری عورتوں پر حرام کردیا گیا ہے، اور اگر وہ (بچہ) مرا ہوا (پیدا) ہو تو وہ (مرد اور عورتیں) سب اس میں شریک ہوتے ہیں، عنقریب وہ انہیں ان کی (من گھڑت) باتوں کی سزا دے گا، بیشک وہ بڑی حکمت والا خوب جاننے والا ہے''۔ (سورۃ الانعام، 6: 139)

اس آیت کریمہ سے پتہ چلا کہ زمانہ جہالت میں عورتوں اور مردوں کے درمیان چیزوں کی تقسیم اور لین دین کے معاملات میں نہ صرف تفریق کی جاتی بلکہ عورت کو مرد کے مقابلے میں نسبتاً کمتر سمجھا جاتا تھا۔ یہی نہیں بلکہ عورت کی حیثیت کا اقرار کرنا تو درکنار وہاں تو عورت سے اس کے جینے کا حق تک چھین لیا جاتا تھا۔ اس لئے وہ لوگ لڑکی کے پیدا ہونے پر غصہ میں ہوتے اور انہیں زندہ دفن کردیا کرتے تھے۔ قرآن کریم میں ان قوموں کے اس طرزِ عمل کی عکاسی یوں کی گئی ہے:

''اور جب ان میں سے کسی کو لڑکی (کی پیدائش) کی خبر سنائی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ غصہ سے بھر جاتا ہے وہ لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اس بری خبر کی وجہ سے جو اسے سنائی گئی ہے، (اب یہ سوچنے لگتا ہے کہ) آیا اسے ذلت و رسوائی کے ساتھ (زندہ) رکھے یا اسے مٹی میں دبا دے (یعنی زندہ درگور کر دے)، خبردار! کتنا برا فیصلہ ہے جو وہ کرتے ہیں''۔ (سورۃ النحل، 16، 58، 59)

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے دورِ جاہلیت کی اس غلط رسم کو بیان فرمایا ہے اور اسکی مذمت کی

ہے۔اسی طرح اسلام سے قبل دنیا کی مختلف تہذیبوں اور معاشروں کا بھی جائزہ لیا جائے تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ عورت بہت مظلوم اور معاشرتی و سماجی عزت و احترام سے محروم تھی، اسے تمام برائیوں کا سبب اور قابل نفرت تصور کیا جاتا تھا، یونانی، رومانی، ایرانی اور زمانہ جاہلیت کی تہذیبوں اور ثقافتوں میں عورت کو ثانوی حیثیت سے بھی کمتر درجہ دیا جاتا تھا۔مگر عورت کی عظمت، احترام اور اس کی صحیح حیثیت کا واضح تصور اسلام کے علاوہ کہیں نظر نہیں آتا۔اسلام نے بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے کی ممانعت کر کے دورِ جاہلیت کی اس رسم بد کا قلع قمع کیا۔اور عورت کو وہ بلند مقام عطا کیا جس کی وہ مستحق تھی۔

دین اسلام میں عورت کا مقام و مرتبہ

اسلام نے عورت کو مختلف نظریات وتصورات کے محدود دائرے سے نکال کر بحیثیت انسان کے عورت کو مرد کے یکساں درجہ دیا، اسلام کے علاوہ باقی تمام تہذیبوں نے خصوصاً مغرب جو آج عورت کی آزادی،عظمت اور معاشرے میں اس کو مقام و منصب دلوانے کا سہرا اپنے سر باندھنا چاہتا ہے۔لیکن اس معاشرے نے ہمیشہ عورت کے حقوق کو سبوتاژ کیا، اور عورت کو اپنی محکومہ اور مملوکہ بنا کر رکھا۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کی مختلف تہذیبوں اور اقوام نے عورت کے لئے سینکڑوں قانون بنائے مگر یہ قدرت کا کرشمہ ہے کہ عورت نے اسلام کے سوا اپنے حقوق کی کہیں داد نہ پائی۔الغرض یونانی تہذیب سے لے کر روم، فارس، ہندوستان، یہودی اور عیسائی تہذیب نے عورت کو معاشرے میں کمتر درجہ دے رکھا تھا،انہوں نے دنیا میں برائی اور موت کی ذمہ دار اور اصل وجہ عورت کو قرار دیا،حتیٰ کہ انگلینڈ کے آٹھویں بادشاہ (Henry-8) کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے اپنے دور میں پارلیمنٹ میں یہ قانون پاس کیا تھا کہ عورت اپنی مقدس کتاب انجیل کی تلاوت تک نہیں کرسکتی کیونکہ وہ ناپاک تصور کی جاتی تھی۔جدید تہذیب بھی عورت کو وہ حیثیت نہ دے سکی جس کی وہ مستحق تھی۔ارتقائے تہذیب نے عورت و مرد کے درمیان فاصلوں کو اتنا بڑھا دیا کہ عورت کی حیثیت کو اور زیادہ پست کردیا۔ علاوہ ازیں مذہب اور خصوصاً بڑی بڑی تہذیبوں نے صنفِ نازک کو ناپاک بتا کر اس کا رتبہ اور بھی کم کردیا۔ مگر اسلامی تہذیب نے عورت کو عظیم مقام دیا، بلکہ کائنات کا اہم ترین جز قرار دیا۔

عصر حاضر کی جدید علمی تہذیب نے اسے ایک اٹل حقیقت تسلیم کر لیا ہے۔لیکن جہاں عورت کا وجود مرد کی زندگی کے نشو و ارتقاء میں ایک حسین اور مؤثر محرک تھا، وہاں مردوں نے عورت کو ہمیشہ اپنی عیش کوشی اور عشرت پرستی کا ادنیٰ حربہ اور ذریعہ تصور کیا اور یوں معاشرے میں اس کی حیثیت ایک زرخرید کنیز کی سی بن کر رہ گئی، اقوام عالم کی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی بڑی سے بڑی تہذیب کی تباہی ایسے حالات میں ہوئی جب عورت اپنی صحیح حیثیت کھو بیٹھی اور مرد کے ہاتھوں میں آلہ کار بن گئی۔اسلام کی آمد عورت کے لئے غلامی، ذلت اور ظلم و استحصال کے بندھنوں سے آزادی کا پیغام تھی۔ اسلام نے ان تمام قبیح رسوم کا قلع قمع کر دیا

جو عورت کے انسانی وقار کے منافی تھیں، اور عورت کو وہ حیثیت عطا کی جس سے وہ معاشرے میں اس عزت و تکریم کی مستحق قرار پائی جس کے مستحق مرد ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تخلیق کے درجے میں عورت کو مرد کے ساتھ ایک ہی مرتبہ میں رکھا ہے۔ اسی طرح انسانیت کی تکوین میں عورت مرد کے ساتھ ایک ہی مرتبہ میں ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہاری پیدائش (کی ابتداء) ایک جان سے کی پھر اسی سے اس کا جوڑ پیدا فرمایا پھر ان دونوں میں سے بکثرت مردوں اور عورتوں (کی تخلیق) کو پھیلا دیا''۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں نیک عمل کا اجر دونوں کے لئے برابر قرار پایا ہے، کہ جو کوئی بھی نیک عمل کرے گا اسے پوری اور برابر جزاء ملے گی، اس کو پاکیزہ زندگی اور جنت میں داخلے کی خوش خبری ملے گی، ارشاد ربانی ہے:

''جو کوئی نیک عمل کرے (خواہ) مرد ہو یا عورت جبکہ وہ مومن ہو تو ہم اسے ضرور پاکیزہ زندگی کے ساتھ زندہ رکھیں گے، اور انہیں ضرور ان کا اجر (بھی) عطا فرمائیں گے ان اچھے اعمال کے عوض جو وہ انجام دیتے تھے''۔ (النحل، 16 : 97)

اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا اور پاکیزہ زندگی دنیا و آخرت میں عطا کئے جانے کی خوشخبری کو عمل صالحہ کے ساتھ مشروط کیا، جس طرح دوسرے مقام پر عملِ صالحہ کو جنت کے داخلے اور رزقِ کثیر کے ساتھ مشروط کیا، ارشاد فرمایا:

''جس نے برائی کی تو اسے بدلہ نہیں دیا جائے گا مگر صرف اسی قدر، اور جس نے نیکی کی، خواہ مرد ہو یا عورت اور مومن بھی ہو تو وہی لوگ جنّت میں داخل ہوں گے انہیں وہاں بے حساب رِزق دیا جائے گا''۔

(سورۃ المومن، 40 : 40)

اسی طرح ارشاد باری ہے:

''پھر ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرما لی (اور فرمایا) یقیناً میں تم میں سے کسی محنت والے کی مزدوری ضائع نہیں کرتا خواہ مرد ہو یا عورت''۔ (آل عمران، 3 : 195)

اس طرح دین اسلام نے مرد و عورت کو برابر کا مقام عطا فرمایا بلکہ عورت کو وہ مقام عطا فرمایا جو کسی بھی قدیم اور جدید تہذیب نے نہیں دیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل ایمان کی جنت ماں کے قدموں تلے قرار دے کر ماں کو معاشرے کا سب سے زیادہ مکرم و محترم مقام عطا کیا، اسلام نے نہ صرف معاشرتی و سماجی سطح پر بیٹی کا مقام بلند کیا بلکہ اسے وراثت میں حقدار ٹھہرایا، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دنیا میں عورت کے تمام روپ اور کردار کو اپنی زبانِ مبارک سے بیان فرمایا: اب جس دور میں عورت ہو، جس مقام پر ہو اور اپنی حیثیت کا اندازہ کرنا چاہے تو وہ ان کرداروں کو دیکھ کر اپنی حیثیت کو پہچان سکتی ہے۔ ''عورتوں میں بہترین عورتیں چار ہیں، حضرت مریم بنت عمران علیہما السلام، (ام المؤمنین) حضرت خدیجۃ الکبریٰ علیہا السلام، حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا اور فرعون کی بیوی آسیہ علیہا السلام''۔

ان چار عورتوں کی طرف اشارہ فرما کر حقیقت میں چار بہترین کرداروں کی نشاندہی فرمادی گئی ہے اور وہ کردار جس سے اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہوئے اور اس مقام سے سرفراز فرمایا جو کسی اور کو نصیب نہ ہوا، وہ کردار کیا ہے؟

ایک ماں کا کردار حضرت مریم بنت عمران علیہا السلام — ایک عظیم بیوی کا کردار حضرت خدیجہ الکبریٰ علیہا السلام

ایک عظیم بیٹی کا کردار حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا — ایک عظیم عورت کا کردار حضرت آسیہ علیہا السلام

ان چاروں کرداروں پر نظر دوڑا کر ہر عورت اپنی حیثیت کو پہچان کر اپنے کردار کو متعین کر سکتی ہے، کہ وہ کون سے راز تھے جنہوں نے ان ہستیوں کو خیر النساء کے لقب سے سرفراز کیا؟

حضرت مریم بنت عمران علیہما السلام

حضرت مریم علیہا السلام کو بہترین عورت قرار دیا گیا، اس میں کونسا راز اور حکمت تھی جس کی وجہ سے ان کو یہ مقام ملا؟ اگر ہم حضرت مریم علیہا السلام کی سیرتِ طیبہ کا مطالعہ کریں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ وہ عورت ہو کر اللہ کی بہت بڑی ولیہ کاملہ، شاکرہ اور صابرہ تھیں۔ اللہ کی ذات پر اول و آخر اعتماد رکھتی تھیں۔ انہوں نے اللہ کی رضا کے لئے خاندان کے طعنوں کو صبر کے ساتھ برداشت کیا۔ وہ ایک ایسے عظیم بیٹے کی ماں بننے والی تھیں جو اللہ کا نبی اور رسول تھا۔ وہ بہت پاکدامن اور پاکباز تھیں کہ جن کی پاکیزگی کی شہادت اللہ نے خود اپنے شیر خوار نبی کی زبان سے پنگھوڑے میں دلوائی۔ یہ وہ صفات تھیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ مقام عطا فرمایا کہ عورتوں میں آپ کو منتخب فرمایا اور اس کا ذکر اپنی ابدی کتاب میں یوں فرمایا:

''اور جب فرشتوں نے کہا: اے مریم! بیشک اللہ نے تمہیں منتخب کر لیا ہے اور تمہیں پاکیزگی عطا کی ہے اور تمہیں آج سارے جہان کی عورتوں پر برگزیدہ کر دیا ہے''۔ (آل عمران، 3:42)

پتہ چلا کہ جو کوئی اپنے آپ کو اپنے خدا کے سپرد کر دیتا ہے، اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کے دین کی سربلندی کے لئے وقف کر دیتا ہے، تو اللہ اس کو وہ مقام عطا کر دیتا ہے کہ وہ جس جگہ رہتا ہے اللہ اس کو متبرک کر دیتا ہے اور دوسروں کی دعاؤں کی قبولیت کی جگہ بنا دیتا ہے، کیونکہ حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ نے اللہ سے وعدہ کیا تھا کہ مولا مجھے جو اولاد (لڑکا یا لڑکی) عطا کرے گا اس کو میں تیرے لئے وقف کر دوں گی۔ یہ ہے وہ ماں کا کردار جس نے عظیم ہستی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جنم دیا، اور آج بھی ضرورت ہے کہ جو ماں چاہتی ہے اپنی اولادوں کو عظیم بنائے وہ اللہ کی محبت کو اپنے من میں پیدا کرے، اپنے آپ کو اس کے دین کی سربلندی کے لئے وقف کردے، دین کی دعوت کے فروغ کے لئے گھر سے باہر نکلنے پر عار محسوس نہ کرے، تو پھر آج کے دور میں عظیم انقلابی جوان پیدا ہو سکتے ہیں۔

حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

اسلام کا آغاز حضرت خدیجہ الکبریٰ علیھما السلام کی لازوال اور بے مثل قربانیوں سے ہوتا ہے۔حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا مکہ کی بہت بڑی تاجرہ تھیں۔نیک سیرت اور بہترین نسب وشرف کی مالکہ،مگر جب ایک مثالی بیوی کے روپ میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عقد زوجیت میں آئیں تو انہوں نے اپنا وقت اور اپنا سارا مال و دولت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں دین اسلام کی خدمت کے لئے وقف کردیا، وہ اعلانِ نبوت سے پہلے ہی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و بلندمرتبہ کی قائل ہوگئی تھیں، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو نہ صرف زوجیّت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کاعظیم شرف حاصل ہوا، بلکہ امّ المؤمنین ہونے کے ساتھ ساتھ خیر النساء کے عظیم لقب سے بھی سرفراز ہوئیں۔یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ سے مشورہ فرمایا کرتے تھے، گویا ایک عظیم بیوی کا کردار اس بات کا متقاضی ہے کہ وہ دین کی جدوجہد کرنے والے اپنے شوہروں کا ساتھ دیں۔یہاں تک کہ وقت آنے پر اپنا مال و دولت بھی دین کی سربلندی کے لئے خرچ کردیں۔تب اللہ کی طرف سے خوشخبریاں ملتی ہیں۔

سیدہ فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا

آپ ایک عظیم اور ہمہ گیر کردار کی مالکہ ہیں جو ایک بیٹی کے روپ میں، ایک ماں کی شکل میں اور ایک بیوی کے کردار میں قیامت تک آنے والی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کے لئے نمونہ حیات ہے جس کو آج کے دورِ جدید میں آئیڈیل بنانے کی ضرورت ہے۔آج کا معاشرہ اور جدید تہذیب اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتی جب تک خیر النساء العالمین سیدہ فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا کی سیرت طیبہ سے اپنے آپ کو رنگ نہ لے اور حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے نقش قدم پر نہ چلیں۔آپ کو اگر بیٹی کے روپ میں دیکھو تو اپنے بابا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کرتی نظر آتی ہیں، اگر بیوی کے روپ میں دیکھو تو اطاعت شعاری کے ساتھ اپنے خاوند حضرت مولا علیؓ شیر خدا کی خدمت کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز بھی نظر آتی ہیں۔ ماں کے روپ میں دیکھو تو ایسے عظیم تربیت یافتہ دوشہزادے حضرات حسنین کریمینؓ تیار کئے کہ جنہوں نے دین مصطفیٰ ﷺ کے چراغ کو اپنے مقدس لہو سے روشن کردیا۔آج کی تہذیب میں ایک عورت کو اپنی حیثیت کا اندازہ حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی سیرت کی روشنی میں کرنا ہوگا۔

حضرت آسیہ زوجہ فرعون

حضرت آسیہ زوجہ فرعون کونسا کردار،عمل اور فعل ایسا تھا کہ جس نے اس خاتون کو جو ایک کافر و جابر اور ظالم بادشاہ کی بیوی ہونے کے باوجود وہ عظیم عزت اور مرتبہ سے سرفراز کیا کہ خیر النساء کا لقب عطا ہوا۔ یہ عظیم

کردار ایک عورت کو اس کی حیثیت کی راہ دکھلاتا ہے۔ اور ظاہری عیش وعشرت، بناؤ سنگھار، شاہانہ زندگی کو اللہ کی رضا کی خاطر، اس کی محبت کے لئے قربان کر دینے کا درس دیتا ہے۔ تو پھر اللہ وہ مقام عطا فرماتا ہے کہ وہ نبیوں اور رسولوں کی بیویوں اور بیٹیوں کے ساتھ ملا دیتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ انسان اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کے دین کی خاطر دنیا کی ظاہری عیش وعشرت سے کنارہ کش ہو جائے۔

اسی طرح اگر ہم ایک اور خاتون کا ذکر خیر کرنا چاہیں تو ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی فرمانبردار بیوی حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی یاد بھی آتی ہے کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اپنے خاوند کے حکم کی تعمیل میں بے آب وگیاہ وادی میں رہنا قبول کرلیا تھا۔ پھر جب وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لیے، پانی کی تلاش میں دیوانہ وار صفا اور مروہ کے درمیان دوڑیں تو اللہ نے ان کی فرمانبرداری اور خلوص کی قدر کرتے ہوئے، ان کے اس عمل کی تقلید قیامت تک کے لیے تمام مردوں پر لازم کردی۔ المختصر یہ اسلام ہی کا کارنامہ ہے کہ حواء کی بیٹی کو عزت واحترام کے قابل تسلیم کیا گیا اور اس کو مرد کے برابر حقوق دیے گئے۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اسلامی تاریخ کی ابتدا ہی عورت کے عظیم الشان کردار سے ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆

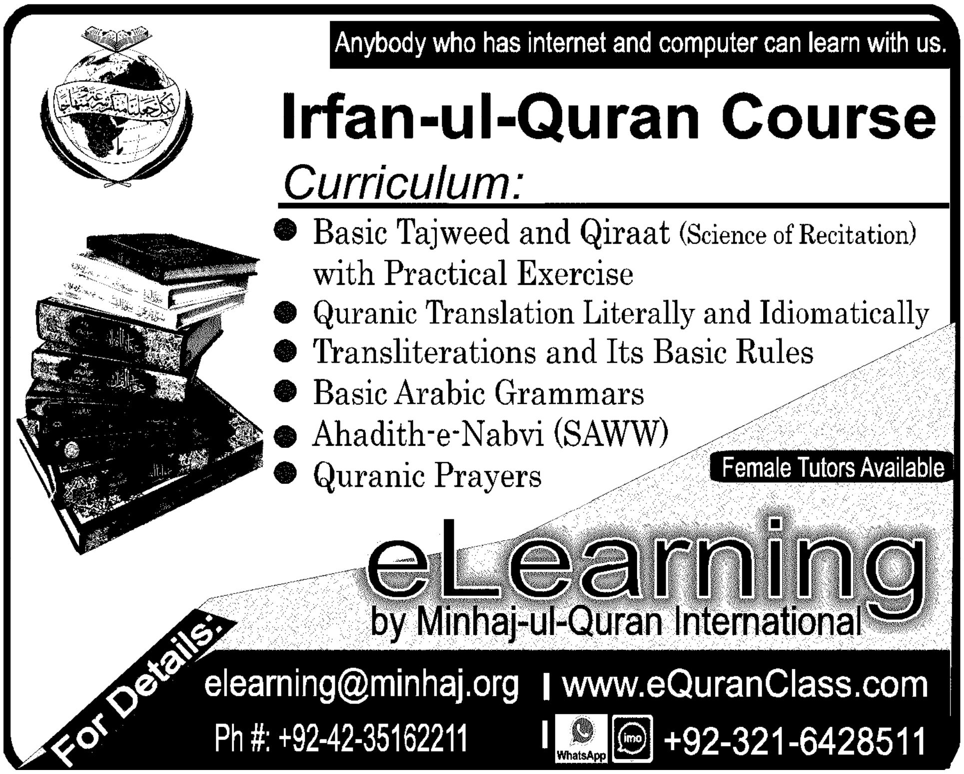

آخری قسط

علم کی ترویج ۔ قومی ترقی کا راز ہے

ڈاکٹر ابوالحسن الازہری

قرآن، علم کی اہمیت کو کس جامع انداز میں اور عام فہم طریق میں انسانوں کو سمجھا رہا ہے کہ ایک جاننے والا اور ایک نہ جاننے والا برابر نہیں ہوسکتے۔ ایک عالم اور ایک جاہل مساوی نہیں ہوسکتے۔علم بذات خود ایک درجہ ہے۔علم بذات خود ایک مرتبہ ہے۔علم بذات خود ایک منصب ہے اورعلم بذات خود ایک عہدہ ہے۔علم بذات خود ایک وقار ہے اورعلم بذات خود ایک عظمت ہے۔علم بذات خود ایک عظیم قدر ہے،علم بذات خود ایک حقیقت ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جہالت بھی ایک آفت ہے۔ جہالت بھی ایک مصیبت ہے، جہالت بھی ایک اذیت ہے۔

اس بناء پرعلم اور جہالت کبھی یکساں نہیں ہوسکتے،علم اور جہالت دونوں متضاد ہیں، دونوں باہم متناقض ہیں، دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں، جس طرح آگ اور پانی برابرنہیں ہوسکتے۔ اسی طرح علم اور جہالت برابر نہیں ہوسکتے۔ محبت اورنفرت برابرنہیں ہوسکتے، جس طرح دوستی اور دشمنی ایک نہیں ہوسکتیں اور جس طرح طیب اور خبیث برابرنہیں ہوسکتے۔ اسی طرح علم اور جہالت برابرنہیں ہوسکتے۔ طیب اور خبیث کے حوالے سے قرآن سورہ مائدہ میں بیان کرتا ہے:

قُلْ لَّا يَسْتَوِى الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ . (المائدة،۵: ۱۰۰)

’’فرما دیجیے: پاک اور ناپاک (دونوں) برابرنہیں ہوسکتے‘‘۔

اس طرح جو چیزیں ایک دوسری کی ضد ہوں وہ کبھی بھی برابرنہیں ہوسکتیں۔قرآن ہمیں اس آیت کریمہ کے ذریعے یہ حقیقت سمجھا رہا ہے کہ جس طرح جاننے والا اور نہ جاننے والا برابرنہیں ہوسکتے۔ اس طرح وہ معاشرہ جو پڑھا لکھا ہے اور وہ معاشرہ جو پڑھا لکھا نہیں ہے وہ دونوں برابرنہیں ہوسکتے۔ اس طرح وہ قوم جو تعلیم یافتہ ہے اور وہ قوم جو جاہل ہے دونوں برابرنہیں ہوسکتیں۔ وہ افراد جو تعلیم یافتہ ہیں وہ جو تعلیم یافتہ نہیں ہیں دونوں برابرنہیں ہوسکتے۔ اسی طرح وہ اقوام جو زیادہ علم رکھنے والی ہیں اور اس کے مقابل وہ اقوام جو علم سے محروم ہیں دونوں برابر نہیں ہوسکتیں۔ اس آیت کریمہ سے یہ بات سمجھ میں آئی کہ اگرقوم کو آگے بڑھانا ہے اورقوم کوترقی دینا ہے اورقوم

کو عظیم بنانا ہے تو اس قوم کو علم میں اتنا آگے بڑھا دو کہ دنیا کی کوئی قوم علم میں اس کا مقابلہ نہ کر سکے۔

سب سے زیادہ علم، انفرادی سطح پر بھی آپ کے پاس ہو اور اجتماعی سطح پر بھی آپ کے پاس ہو۔ آج قوم کو دنیا کی سب سے زیادہ تعلیم یافتہ قوم بنادیا جائے تو کوئی قوم ان کے برابر نہیں ہوسکتی۔ کوئی قوم ان کے مقابل نہیں ہوسکتی۔ کوئی قوم ان سے آگے نہیں بڑھ سکتی۔ کسی قوم کا ٹیلنٹ ان سے آگے نہیں ہے۔ یہ قوم اپنے علم کی بناء پر عظیم ہوسکتی ہے۔ ایک شخص کی عزت بھی علم سے وابستہ ہے اور ایک قوم کی عظمت بھی علم سے منسلک ہے۔ اس آیہ کریمہ کے ذریعے اجتماعی سطح پر علم کے فروغ کا حکم دیا گیا ہے۔ علم کو عام کرنے کا درس دیا گیا ہے۔ علم کی اشاعت کی ہدایت دی گئی ہے۔ قوم کو علم کے میدان میں یکتا بنانے کا فرمان سنایا گیا ہے۔

قرآن اس کے ساتھ ساتھ انسان کی شخصی حیثیت میں بھی حصول علم کی ترغیب دیتا ہے۔ فرمایا ہم نے انسان کو دو طرح سے علم دیا ہے۔ ایک طریق بیان اور ایک طریق قلم۔ سورہ الرحمٰن میں ارشاد فرمایا:

علمه البیان. ''اسی رب نے انسان کو بیان سکھایا''۔

انسان کو باری تعالیٰ نے علم سکھایا اور انسان نے اس علم کو بیان کرنا سیکھا، اس علم کو اظہار میں لانا سیکھا، اس علم کو مختلف جہتوں سے واضح کرنا سیکھا۔ اس علم کی ساری حقیقتوں کو بیان کرنا سیکھا، انسان کے بیان سے علم عیاں ہوا، انسان کے بیاں سے علم ہر ذہن میں درخشاں ہوا، انسان کا حق شناسی کا بیان سب بیانوں پر ایک مہربان ٹھہرا۔ انسان کا یہی علم پر مبنی بیان، اس کی کامیابی کا امتحان ٹھہرا، تعلیم بیان درحقیقت تعلیم زبان ہے تعلیم زباں درحقیقت قول انسان ہے۔ اب شخصی تعلیم کی دوسری جہت کو یوں بیان کیا:

الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ. عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ. (العلق، ۹۶: ۴،۵)

''جس نے قلم کے ذریعے (لکھنے پڑھنے کا) علم سکھایا۔ جس نے انسان کو (اس کے علاوہ بھی) وہ (کچھ) سکھا دیا جو وہ نہیں جانتا تھا''۔

انسان کے علم کا ذریعہ قلم ہے جس انسان نے علم کے حصول کے لئے قلم کا استعمال سیکھ لیا اس نے علم سیکھ لیا علم اور قلم لازم و ملزوم ہے۔ قلم کے چلنے سے علم آتا ہے اور علم کی حفاظت قلم سے ہوتی ہے۔ جس کو قلم چلانا نہیں آتا اسے علم جاننا نہیں آتا۔ ایک طالب علم کا سب سے بڑا ہتھیار قلم ہے۔ ایک طالب علم کی شناخت قلم ہے۔ ایک طالب علم کی عزت قلم سے ہے۔ ایک طالب علم کی شخصیت قلم سے ہے۔ ایک طالب علم کے علم کا اظہار قلم سے ہے۔ علم بالقلم کے زندہ مظاہر، کتب خانوں میں ہیں اور لائبریریوں میں ہیں۔ جس نے قلم کا سہارا لیا وہ امتحان میں کامیاب ہوا اور زندگی کے امتحان میں سرخرو ہوا۔ قلم کے نقوش انمٹ ہیں قلم کی یادداشتیں لازوال ہیں قلم کے تحفے انمول ہیں قلم کے شاہکار زمانے کے شہسوار ہیں۔

قلم کے فلسفے زندہ ہیں قلم کی تفسیریں باقی ہیں، قلم کی شرحیں آج بھی جاری ہیں، جو علم قلم کے سپرد ہوا

اسے حیات جاوید مل گئی۔ مشاہیر اسلام ہمارے ذہنوں میں قلم کی بدولت ہی زندہ ہیں قلم سے جاری ان کی تحریریں ہم سے باتیں کرتی ہیں۔ ہم آج صدیوں بعد بھی قلم کے سبب ان سے ہمکلام ہوتے ہیں، ہم ان کی رائے سے اتفاق اور اختلاف بیان اور قلم کے ذریعے ہی کرتے ہیں۔ بیان اور قلم نہ صرف طلباء و طالبات کی پہچان ہے بلکہ تعلیمی اداروں کی شناخت ہے۔

علم بالقلم کے مظاہر آج ہم اس کائنات میں ہر طرف دیکھتے ہیں، قلم کی نوک سے نکلا ہوا ایک ایک حرف انسان کو انسان کے احترام پر مجبور کرتا ہے۔ قلم کے استعمال سے ہی ذہنی انقلاب بپا کیا جاتا ہے۔ قلم کے ذریعے ہی ایسا فلسفہ پیش کیا جاتا جو ذہنوں اور دلوں کو مسخر کر دیتا ہے۔ علم و حکمت کے آج جتنے بھی ذخائر ہیں وہ سب قلم سے ہی وجود میں آئے ہیں۔ آج انسانی زندگی سے متعلق جتنے بھی فلسفے منصۂ شہود پر آئے ہیں وہ قلم کے سبب ہی ہیں۔ آج ساری دنیا کی ترقی قلم کی مرہون منت ہے۔

انبیاء علیہم السلام نے اپنی دعوت کا ذریعہ علم اور قلم کو بنایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو سب سے پہلی تعلیم اقراء باسم ربک اور علم بالقلم کی صورت میں دی ہے۔ قرآن کا نزول ہوا تو علم بالقلم کے ذریعے تحریری صورت میں محفوظ ہوا، رسول اللہ کی سیرت لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ، قلم کے ذریعے آج ہمارے پاس ایک زندہ سیرت کے طور پر موجود ہے۔ آج قرآن حکیم کے تراجم، قرآن مجید کی تفاسیر، علوم القرآن کی ساری کتابیں، احادیث رسول کی ساری کتابیں اور ان کی شروحات تمام علوم عقلیہ و نقلیہ تمام دینی و دنیوی علوم، تمام فنی اور سائنسی علوم تمام علوم ایجادات و اکتشافات اور سائنس و ٹیکنالوجی سب کے سب علوم علم بالقلم کے مظاہر ہیں۔ آج کا زمانہ قلم کے ذریعے زندہ ہے اور آج کی عصری روایات قلم کے ذریعے مستقبل میں موجود ہیں انسان کا ماضی قلم کی قوت سے درخشاں ہے۔

انسان کا حال قلم کی قوت سے روشن ہے اور انسان کا مستقبل قلم کی قوت سے تابناک ہے جس فرد نے قلم کو استعمال کیا اور جس قوم نے قلم کو استعمال کیا قلم اس فرد کے عمل کو بڑھادے گی اور قلم اس قوم کو ترقی سے ہمکنار کردے گی۔ اس لئے ہر دور میں اور بطور خاص آج کی دنیا میں جتنے بھی کارہائے نمایاں ہیں وہ قلم کے ذریعے ہیں۔ آج جتنی بھی انسانی ترقی ہے وہ قلم کے سبب ہے۔ آج انسانی تہذیب و تمدن میں جتنی رفعت ہے وہ قلم کی بناء پر ہے۔ آج اس پوری کائنات میں انسان کے جتنے بھی تسخیری کارنامے ہیں وہ قلم کی وساطت سے ہیں۔ قلم سے انسانی علم محفوظ بھی ہے اور قلم سے انسانی علم کا اظہار بھی ہے اور قلم کے استعمال سے انسانی عقل کا افتخار بھی ہے، قلم سے انسانی شخصیت کی پہچان بھی ہے اور قلم سے انسانی شخصیت کا بھرم بھی ہے۔

قلم علم کے حصول کا بہترین ذریعہ بھی ہے اور قلم انسانی علم کا بہترین اظہار بھی ہے۔ پس جس فرد نے علم بالقلم کا راز سمجھ لیا اس نے زندگی کی کامیابی کا راز پالیا اور جس قوم نے اپنی شناخت علم بالقلم بنالی وہ اقوام عالم میں عظیم

قوم ہوگی۔ قوم کی قلم سے وابستگی میں عزت اور عظمت ہے۔ قلم ہی قوم کی ترقی ہے، قلم سے ہی قوم کی سربلندی ہے، قلم سے ہی قوم کا تشخص ہے، قلم سے ہی قوم کا وجود ہے، قلم سے ہی قوم کا ماضی ہے اور حال ہے اور مستقبل ہے۔

قرآن نے حصول علم کی دوسری صورت کو علّمہ البیان کی صورت میں ذکر کیا ہے کہ اس رب نے انسان کو بیان سکھایا اب سوال یہ ہے کہ بیان خود کیا ہے۔ بیان اظہار علم کا نام ہے۔ بیان ترویج علم کا نام ہے۔ بیان، حقیقت امر کا اظہار ہے، بیان حق کے احقاق کا نام ہے۔ بیان سچ کو واضح کرنے کا نام ہے۔

علمہ البیان کے ذریعے انسان اس کائنات کے سچ کو بیان کرتا ہے۔ وہ امور جو اس کائنات میں حق کی نشانیاں ہیں ان کا تذکرہ کرتا ہے۔ وہ حقائق جو اس کائنات کی اصل ہیں ان کو منکشف کرتا ہے۔ انسان کا بیان کبھی بیان توحید بنتا ہے کبھی بیان رسالت بنتا ہے، کبھی بیان آخرت بنتا ہے، کبھی بیان ملائک بنتا ہے، کبھی بیان ایمان بالانبیاء بنتا ہے، کبھی بیان ایمان بالکتب بنتا ہے، کبھی انسان کا بیان بیان صلوٰۃ بنتا ہے۔ بیان زکوٰۃ بنتا ہے، بیان حج وصوم بنتا ہے، کبھی انسان کا بیان بیان علم بنتا ہے، کبھی بیان عمل بنتا ہے، کبھی بیان خلق بنتا ہے، کبھی بیان معاملہ بنتا ہے، کبھی بیان حقوق بنتا ہے، کبھی بیان فرائض بنتا ہے، کبھی بیان آداب بنتا ہے، کبھی بیان معاشرت بنتا ہے، کبھی بیان اصلاح بنتا ہے، کبھی انسان کا بیان بیان علوم بنتا ہے۔

کبھی وہ بیان سارے انسانی علوم کو اور سارے عصری علوم کو اپنے لہجے میں سمیٹتا ہے، انسان کا بیان علم ہر ہر علم کو اپنے احاطے میں لاتا ہے۔ ہر علم انسان کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے، علوم ظاہری بھی انسان کا بیان بنتے ہیں اور علوم باطنی بھی انسان کا بیان بنتے ہیں۔ علوم عصری بھی انسان کا بیان بنتے ہیں، سائنسی علوم بھی انسان کا بیان بنتے ہیں۔ حتیٰ کہ علوم اولین اور آخرین بھی انسان کے علم کا بیان بنتے ہیں۔

ایسے ہی بعض بیانوں کو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وان من البیان لسحر. ''بلاشبہ بعض بیان جادو ہوتے ہیں''۔

یعنی وہ بیان جو دلوں کو مسخر کرتے ہیں۔ وہ بیان جو ذہنوں کو تبدیل کرتے ہیں، وہ بیان جو سننے والے پر بہت زیادہ اثر کرتے ہیں۔ سننے والا ان بیانوں کو سنتا ہے تو حالت وجد میں آتا ہے۔ عجیب کیف و سرور میں آتا ہے، عجیب ایک دیوانگی کی کیفیت اس پر طاری ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا بیان قرآن **یتلوا علیھم ایاتہ** کفار و مشرکین کے سامنے ہوتا تو وہ رسول اللہ ﷺ کے بیان قرآن پر ایک عجیب اثر لیتے تو ان کے دل گواہی دیتے کہ یہ پرتاثیر کلام کسی انسان کا نہیں مگر زبان سے اقرار نہ کرتے۔ پھر عہد رسالتمآب ﷺ کے بعد علمہ البیان کا فیض جاری رہا، صحابہ کرامؓ کے بیان ہوتے رہے اور اسلام کو فروغ ملتا رہا۔ آج ساری دنیا میں اسلام کا فروغ علمہ البیان کا ہی ہے۔ اسلام سے وابستہ اہل علم نے دو کام کئے علمہ البیان اور علم بالقلم۔ ان دونوں طریق سے اسلام کو خوب پھیلایا اور ساری دنیائے انسانیت کے سامنے اسے ایک زندہ دین کے طور پر پیش کیا۔ ☆☆☆☆☆

تعطیلات میں بچوں کی تربیت

مسز فریدہ سجاد

آج کے عدیم الفرصت دور میں اگر فرصت کے کچھ لمحات میسر آ جائیں اور اہل خانہ مل جل کر کچھ وقت اکھٹے گزار سکیں تو بلاشبہ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص نعمت ہے۔سکولوں میں ہر سال گرمیوں کی تعطیلات کی آمد جہاں طالب علموں، اساتذہ اور تعلیمی اداروں کے کارکنان کے لیے باعثِ مسرت ہوتی ہیں وہاں والدین کی ذمہ داریوں میں پہلے سے کہیں زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ روزمرہ کے معمولات میں والدین کے لیے بچوں کی دینی و دنیوی تعلیم و تربیت کے حوالے سے ان کی نصابی مصروفیات کے باعث کسی بھی مزید تربیتی منصوبہ پر عمل کرنا ممکن نہیں ہوتا، نہ ہی بچوں کو تعلیمی مصروفیت اور وقت کی قلت کے باعث یکسوئی حاصل ہوتی ہے کہ وہ اس جانب بھر پور توجہ دے سکیں۔ لہذا تعطیلات بچوں کی دینی و دنیوی تربیت کی منصوبہ بندی کا سنہری موقع فراہم کرتی ہیں۔ اس لیے والدین ایک واضح عملی لائحہ عمل تیار کر کے گھر کے ماحول کو خوشگوار بنانے کے علاوہ بچوں کی تربیت، کردار سازی اور انفرادی اصلاح کی کامیاب کوشش کر سکتے ہیں۔ بچوں کی تربیت کے لیے انہیں درج ذیل نکات پر عمل کرنا چاہیے:

☆ تعطیلات میں بچوں کی تربیت کا پہلا مرحلہ شب و روز کے نظام الاوقات کا تعین ہے۔ والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کی عمر، تعلیم اور مصروفیات کو مدنظر رکھتے ہوئے بچوں کی مشاورت سے ان کے سونے جاگنے کے اوقات مقرر کریں۔

☆ والدین بچوں کے اسکول کے ہوم ورک کی مرحلہ وار تقسیم کرکے اپنی نگرانی میں روزانہ تھوڑا تھوڑا کام مکمل کروائیں۔ بچوں میں مطالعے کا ذوق بڑھانے کے لیے انہیں اچھی لائبریری سے متعارف کروائیں اور معیاری کتب منتخب کرنے میں ان کی مدد کریں تا کہ اسلامی لٹریچر اور علم کی ایک وسیع دنیا تک ان کی رسائی ممکن ہو سکے۔

☆ انہیں پنجگانہ نماز کا عادی بنائیں اس کے لیے ضروری ہے کہ والدین بچوں کو نماز کی تاکید کی بجائے ان کے ساتھ ادائیگی نماز کو معمول بنائیں تا کہ بچوں میں نماز کی عادت پختہ ہو سکے۔ ان کے دن کا آغاز نمازِ فجر سے کروائیں۔ یہ بہترین اور بابرکت وقت بچوں کو سونے کی نذر نہ کرنے دیں۔ بچوں کو بر وقت اُٹھنے اور ادائیگی

نماز کی حوصلہ اِفزائی کے لئے گاہے بگاہے انعام بھی دیں۔ جب ان کی یہ عادت پختہ ہو جائے تو اپنے بچوں کی فجر کے وقت باری باری اُٹھانے کی ذمہ داری لگائیں تاکہ ان میں احساسِ ذمہ داری اور ایک دوسرے کے درمیان مروت اور نیکی کے تعاون کا جذبہ پیدا ہو۔ والد کا فرض ہے کہ بیٹوں میں باجماعت نماز کی عادت پختہ کرنے کے لیے انہیں مسجد میں ساتھ لے کر جائے انہیں مسجد جانے، نماز پڑھنے اور امامت کے آداب بھی سکھائے۔ گھر میں فیملی کے ساتھ بھی کبھی کبھار باجماعت نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

☆ بچوں میں قرآن مجید سے قلبی لگاؤ اور محبت پیدا کرنے کے لیے والدین روزانہ بچوں سے تلاوت کروانے کے ساتھ خود بھی قرآن مجید کی تلاوت کریں، چاہے دو آیات ہی کیوں نہ ہوں اور جمعہ کے دن خاص طور پر سورۃ الکھف کی تلاوت کر کے سعادت و برکت حاصل کریں۔

ہفتہ میں دو دن اجتماعی مطالعے کی ایک روحانی نشست کا اہتمام کریں جس میں تفسیر منہاج القرآن (سورۃ الفاتحہ) اور تفسیر منہاج القرآن (سورۃ البقرۃ) سے چند آیات کی مختصر تفسیر، منہاج السوی سے ایک حدیث کا مطالعہ یا تعلیمات اسلام سیریز سے اسلامی لٹریچر کے مطالعہ کا انتخاب کیا جاسکتا ہے۔ عملی رہنمائی کے طور پر روز مرہ کی دعائیں، نماز اور اس کا ترجمہ، نمازِ جنازہ، مختصر سورتیں تھوڑی تھوڑی کر کے یاد کروائی جائیں۔

☆ بچوں کے ساتھ روزانہ کسی پارک، نہر کے کنارے یا ساحلِ سمندر پر جانے کا پروگرام بنائیں۔ کیوں کہ کھلی فضا میں چہل قدمی خالق کائنات کے قریب ہونے کا موجب بنتی ہے اور مناظرِ فطرت کا مشاہدہ جسمانی اور ذہنی صحت پر شاندار اثرات مرتب کرتا ہے۔ خاص طور پر صبح صبح تازہ پھولوں کا کھلنا، چرند پرند کا علی الصبح بیدار ہونا، سورج، چاند، ستاروں سمیت پوری کائنات کا آفاقی نظام فطرت کی پیروی کرنا بچوں کو اصولوں کی پاسداری کرنا سکھاتا ہے۔

☆ بچوں کی ذہانت کو پرکھنے اور ان میں حکمت و تدبر اور معاملہ فہمی پیدا کرنے کے لیے والدین اپنے تجربات، مشاہدات کو آپس میں زیرِ بحث لاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے گھریلو مسائل ڈسکس کریں۔ اس پر ان سے مشورہ لیں اور گزشتہ کل کا بھی جائزہ لیں کہ اپنے آج کو کل سے کیسے بہتر بنائیں۔ علاوہ ازیں اپنی نگرانی اور توجہ سے بچوں کو یہ احساس دلائیں کہ وہ گھر میں اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کے لیے راعی (نگہبان) ہیں۔ لہٰذا انہیں اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کے ساتھ شفقت و محبت اور تحمل و بردباری سے کام لینا چاہیے۔

☆ بچوں کی تربیت کے لیے کچھ خاص پہلو ایسے ہوتے ہیں جن پر تعطیلات میں ہی توجہ دی جاسکتی ہے مثلاً چھٹیوں میں سب اہل خانہ ناشتہ اور دونوں وقت کا کھانا اکٹھے کھانے کا معمول بنائیں، اس سے باہمی محبت میں اضافہ ہوگا۔ تعلیمی مصروفیات کی بنا پر بچے گھر کے کاموں میں نہ تو دلچسپی لیتے ہیں اور نہ ہی گھریلو ذمہ داریوں میں زیادہ اہم کردار ادا کر پاتے ہیں۔ لہذا تعطیلات کا فائدہ اٹھا کر انہیں اپنے کمرے کی صفائی، مہمانوں کی خاطر

تواضع اور استعمال کی دیگر اشیاء کی دیکھ بھال سکھائی جا سکتی ہے۔

والدین کو چاہیے کہ گھر میں اگر بزرگ افراد جیسے دادا دادی یا نانا نانی موجود ہوں تو ان سے متعلق ذمہ داریاں پوری کرنے میں بھی بچوں کو شامل کریں مثلاً ان کے پاس وقت گزارنا، کھانا دینا، پانی پلانا اور صبح صبح انہیں اخبار پڑھ کر سنانا۔ ایسے سنہری لمحات بچوں کی تربیت کے لیے بہت ضروری ہیں۔

☆ بچوں کی صرف ضروریات ہی پورا کرنا کافی نہیں ہوتا بلکہ انہیں وقت اور توجہ کی ضرورت بھی ہوتی ہے لہٰذا والدین اپنی مصروفیات میں سے بچوں کے لیے وقت نکال کر انہیں تفریحی مقامات کی سیر کرانے کے ساتھ ساتھ ایسے مقامات کی بھی سیاحت کروائیں جن کے ذریعے انہیں اپنے ماضی اور تاریخ کا علم ہو سکے۔ تاکہ تعطیلات میں بھی تعلیم سے ان کا لگاؤ برقرار رہے۔

☆ رشتہ داروں سے میل جول اور ملاقات کے آداب سکھانے کے لیے انہیں رشتہ داروں سے ملاقات کروانے لے کر جائیں، اس سے خونی رشتوں کی اہمیت، صلہ رحمی اور بھائی چارے کے جذبات پروان چڑھیں گے۔

☆ والدین بچوں کی دوستیاں اور ان کی صحبت چیک کرنے کے لیے کبھی کبھار ان کے دوستوں کو گھر بلوائیں، ان سے ملیں، ان کے ساتھ کچھ وقت گزاریں، ان کی عزت کریں تاکہ ان کا اعتماد بڑھے۔ بچوں کے دوستوں کے گھر والوں سے بھی تعلقات بہتر رکھیں۔لیکن اگر والدین ان کے گھر کے ماحول سے مطمئن نہیں تو بچے کو بُرا بھلا نہ کہیں بلکہ حکمت و تدبر سے کام لے کر اپنے بچوں کو ایسی دوستی سے دور رکھیں تاکہ والدین اور بچوں کے درمیان اعتماد کے رشتے کو ٹھیس نہ پہنچے۔

☆ چھٹیوں میں والدین بچوں کو مختلف ہنر سکھا سکتے ہیں۔ مثلاً خوش خطی، مضمون نویسی، تجوید، آرٹ کے کام، بچیوں کو سلائی کڑھائی، کپڑوں کی مرمت، مہندی کے ڈیزائن وغیرہ۔ گھر میں اگر لان یا کیاری کی جگہ ہو تو والدین بچوں کو پودے اُگانے اور ان کی نگہداشت کرنا بھی سکھا سکتے ہیں۔

الغرض فرصت کے لمحات خصوصاً تعطیلات میں بچوں کی تربیت کے پیش نظر انہیں توجہ دینا ان کا بنیادی حق اور تربیت کا ناگزیر تقاضا ہے۔ دو اڑھائی ماہ کی طویل چھٹیوں میں والدین مذکورہ بالا نکات پر عمل کر کے بچوں کی بہترین تربیت کر سکتے ہیں۔ ☆☆☆☆☆

اِنتباہ! یہ بات مرکز کے نوٹس میں آئی ہے کہ تحریک منہاج القرآن کے تنظیمی اور ذیلی فورمز کے بعض عہدیدار اور کارکنان گوادر اور دیگر ہاؤسنگ سوسائٹیز میں پلاٹوں کی خرید وفروخت کا کاروبار کر رہے ہیں۔ یہ ان احباب کا ذاتی کاروبار ہے اور تحریک منہاج القرآن کا ان کے کاروبار سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

نیز مجلّہ منہاج القرآن میں آنے والے جملہ پرائیویٹ اشتہار خلوص نیت سے شائع کئے جاتے ہیں، ادارہ کی کسی کاروبار میں شراکت نہیں ہے۔ لہذا احباب اپنے لین دین/نفع نقصان کے خود ذمہ دار ہوں گے اور کسی کو بھی اس حوالے سے کسی بھی قسم کی کوئی شکایت مرکز میں لانے کا کوئی حق حاصل نہیں ہوگا۔

موجودہ پاکستان، عوام اور حکمران

ہانیہ ملک

عوام بنیادی مسائل اور ضروریات کے اعتبار سے اس حد تک پریشانی میں مبتلا کر دیئے گئے ہیں کہ وہ پانی، بجلی، خالص اور سستی غذا کے حصول کے لئے بھی سراپا احتجاج ہیں۔ دنیا بھر میں جمہوری حکومتیں اپنے عوام کا ناجائز منافع خوروں سے بچانے کے لئے اور سرکاری نرخوں پر اشیائے خوردونوش کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے تمام وسائل اور ریاستی طاقت بروئے کار لاتی ہیں مگر پاکستان میں معاملہ الٹ ہو چکا ہے۔عوام کا مزاج احتجاج، احتجاج، احتجاج بن چکا ہے۔ آئے روز احتجاج کبھی بڑھتی ہوئی لوڈ شیڈنگ پر احتجاج، کبھی کمر توڑتی مہنگائی پر احتجاج، کبھی پانی کی قلت پر پیاسی عوام کا احتجاج تو کبھی تنخواہیں نہ ملنے پر اساتذہ کا احتجاج۔ کبھی ڈاکٹرز اور نرسوں کا اپنے حقوق کے لیے احتجاج تو کبھی دوائیاں بنانے والی کمپنیوں کا احتجاج۔ کبھی کسانوں کا احتجاج تو کبھی مزدوروں کا احتجاج۔ بنیادی حقوق سے محرومی، مہنگائی، غربت، بے روزگاری، ظلم و زیادتی، قتل و غارت گری، بے حسی، دہشت گردی، ناانصافی وغیرہ یہ تمام وہ عوامل ہیں جو مل جائیں تو موجودہ پاکستان بنتا ہے۔

بدقسمتی سے پاکستان کی 70 سالہ تاریخ میں وطن عزیز کو باصلاحیت اور اہل قیادت میسر نہ آسکی۔ ملکی سیاست ہمیشہ سے نشیب و فراز، غیر معمولی ہلچل و کشیدگی اور مد و جذر کے نکتہ عروج پر رہی۔ سیاست صرف ایک کاروبار بن کے رہ گئی۔ لوٹ مار، کرپشن، بدعنوانی، گالی گلوچ، ذاتی مفادات کے لیے ایک دوسرے کی کردار کشی مقتدر طبقہ کا وطیرہ بن چکا ہے۔ ملک کے تمام تر وسائل پر حکمرانوں، جاگیرداروں، وڈیروں اور سرمایہ داروں کا قبضہ ہے۔ جبکہ عوام کو تمام بنیادی ضروریات سے محروم کر دیا گیا ہے۔ علم اور شعور ناپید ہو چکے ہیں۔ عوام جہالت، غربت، بے بسی و لاچاری کی زندگی گزارنے پر مجبور کر دی گئی ہے۔ اگر ہم صرف تعلیم کی بات کریں تو صورت حال انتہائی افسوسناک نظر آتی ہے۔ کسی بھی ملک کی ترقی و خوشحالی کا انحصار اس ملک کی شرح خواندگی پر ہوتا ہے۔ 90% سے زیادہ مسائل فرسودہ نظام تعلیم کی وجہ سے ہیں۔ حکمران طبقہ کے لیے میٹرو بس سروس، میٹرو ٹرین اور

موٹرویز بنانا اہم ہے مگر عوام کو تعلیم ،صحت ، روزگار اور خوراک جیسی بنیادی ضروریات فراہم کرنا اور ملک کی ترقی و خوشحالی کے لیے عوام کا معیار زندگی بہتر بنانا ان کی ترجیحات میں شامل کبھی رہا ہی نہیں ۔

نیشنل ایجوکیشن مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں دو کروڑ دو لاکھ ساٹھ ہزار بچے سکول ہی نہیں جاتے ۔ 44% بچے جن کی عمریں پانچ اور چودہ سال کے درمیان ہیں ابھی تک سکول سے باہر ہیں ۔ 21% پرائمری سکول ایسے ہیں جہاں صرف ایک ٹیچر ہے جبکہ 14% سکولوں کی عمارت صرف ایک کمرے پر مشتمل ہے ۔صرف 30% بچے میٹرک تک سکول جاتے ہیں ۔ 29% سکولوں میں پینے کے لیے صاف پانی ہی نہیں۔ یہ صورت حال تعلیم کی ہے جو ہر شہری کا بنیادی حق ہے۔

بدقسمتی سے ہمارے حکمران عوام کو ہم وطن سمجھنے کے لیے تیار ہی نہیں ۔جس ملک کی عوام بنیادی تعلیم سے ہی محروم کر دی گئی ہو وہاں شعور ناپید ہو جاتا ہے ۔شعور و آگہی سے محروم اقوام کبھی بھی ترقی نہیں کر سکتیں۔ جہالت میں ڈوبی اقوام صرف تباہ حال معاشرہ تشکیل دیتی ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ پورا معاشرہ عدم تعاون ، عدم تحفظ ، افراتفری ، بے جا اختلافات ، کرپشن ، لوٹ مار اور بے یقینی کی کیفیت میں مبتلا ہے ۔ معاشرے کے افراد کو تعصب ، بے راہ روی ،بغض وعناد نے ایک دوسرے سے دور کر دیا ہے ۔ باہمی تعاون ، رواداری اور برداشت کا کلچر دم توڑتا دکھائی دیتا ہے ۔ بلاوجہ اختلافات معاشرے میں ظلم ، بربریت اور قتل و غارت گری کو فروغ دے رہے ہیں ۔ ہر فرد اور ادارہ اپنے فرائض سے نظریں چراتا دکھائی دیتا ہے ۔کسی بھی معاشرے میں غیر اخلاقی رویوں کی بنیادی وجہ شعور و آگہی کی کمی اور بنیادی حقوق کی عدم دستیابی ہے ۔

ملک میں بڑھتی ہوئی بے روزگاری ،غربت ، دہشت گردی ، ناانصافی معاشرے میں بے حسی اور غیر اخلاقی رویوں کو جنم دیتی ہے ۔ ایسے معاشرے پیار ،محبت ، اخلاق ، برداشت اور مدد و نصرت کی بجائے خودغرضی ، انتقام اور نفرت کا نمونہ پیش کرتے ہیں ۔عوام کو بنیادی ضرورت میں الجھا دینے والے حکمرانوں کا مقصد حیات صرف اپنے اقتدار کو طوالت دینا اور دولت کو بڑھانا ہے ان کے شر سے نہ ادارے محفوظ ہیں ، نہ عوام اور نہ ملک کی عزت و سالمیت ۔

یہی وجہ ہے کہ وطن عزیز کے حکمران پانامہ جیسے کیس میں ملوث ہونے کے باوجود ملک کے اقتدار پر قابض رہنا اپنا حق سمجھتے ہیں ۔عوام کے منتخب نمائندے پارلیمنٹ کے فلور پہ اپنے کرپٹ اور قاتل لیڈروں کی اس طرح سے وکالت کرتے دکھائی دے رہے ہوتے ہیں جیسے انہیں ملنے والی تنخواہ کا مقصد عوامی مسائل کا حل نہیں بلکہ ان حکمرانوں کے کالے کرتوتوں پر پردے ڈالنا ہو۔

بجٹ کے نام پر سال بعد عوام کو اعداد و شمار کے گورکھ دھندے میں الجھا دیا جاتا ہے۔ وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم کی وجہ سے پاکستان میں امیر غریب کے درمیان خلیج بڑھتی جا رہی ہے۔ بنیادی ضروریات کو ترسنے والے پاکستان کی نصف سے زیادہ آبادی اپنی ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے لیے حلال و حرام اور جائز و ناجائز کا فرق مٹانے پر مجبور ہے۔

پاکستان میں نہ دولت کی کمی ہے نہ وسائل کی۔ ملکی خزانے میں سے ہر سال کم از کم 80 کروڑ روپے سرکاری محلات کی حفاظت، مرمت، تزئین و آرائش کے لیے خرچ کیے جاتے ہیں۔ وطن پاکستان کو صرف نااہل حکمرانوں کی عیاشیاں اور کرپشن لے ڈوبی۔ ایک منسٹر پر غریب عوام کا سالانہ خرچ 3 کروڑ 20 لاکھ روپے ہے۔ جس ملک کا بچہ بچہ مقروض ہے اور نصف سے زیادہ آبادی غربت سے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہے اس ملک کے ارکان اسمبلی پر اٹھنے والے مجموعی اخراجات اربوں سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ ایوان صدر کا سالانہ خرچ پاکستان کی تمام یونیورسٹیوں کے مجموعی خرچ سے بھی زیادہ ہے۔

اگر ہم دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں سے صرف امریکہ کی مثال لیں تو وہاں صورت حال اس کے بالکل برعکس ہے۔ وہاں کا صدارتی محل پنجاب کے گورنر ہاؤس سے بھی چھوٹا ہے۔ امیر ترین ملکوں کے وزیر اور سرکاری افسران عام فلیٹوں میں رہتے نظر آئیں گے۔ جبکہ پاکستان میں عیاش پرست فرعونی کردار رکھنے والے حکمرانوں کو ملنے والے بے جا پروٹوکول اور آسائشوں نے ملکی معیشت کو تباہ کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ عام آدمی کے حقوق کی بات کرنے والے آئین پاکستان کی مسلسل بے حرمتی کی جارہی ہے۔ افسوس صد افسوس! پھر کہا جاتا ہے کہ حکمرانوں کو عوام کا مینڈیٹ حاصل ہے حالانکہ غربت کی آگ میں جلنے والی بنیادی ضروریات سے محروم عوام کا کوئی مینڈیٹ نہیں ہوتا۔

ان تمام حالات کی بنیادی وجہ ہمارا موجودہ انتخابی نظام ہے۔ اس غریب دشمن استحصالی نظام میں انقلابی اصلاحات کی ضرورت ہے۔ آج سیاست نہیں ریاست پاکستان کو بچانے کے لیے باشعور قوم درکار ہے۔ 1947ء میں ہمارے پاس باشعور قوم تھی لیکن وطن نہ تھا۔ جبکہ آج وطن عزیز کو بچانے کے لیے باشعور قوم درکار ہے۔ اس کے لیے پاکستان عوامی تحریک اور اس کے قائد پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی طرح ہر محبّ وطن شخص، ادارے اور تحریکوں کو آگے بڑھ کے انقلاب کے لیے عوام میں بیداری شعور کا فریضہ ادا کرنا ہوگا۔ ورنہ شاید تاریخ ہمیں کبھی نہ معاف کر سکے۔

☆☆☆☆☆

﴿شرِ نظر سے بچاؤ کے لئے وظائف﴾

پہلا وظیفہ: شیطانی اثرات میں سے ایک اثر نظرِ بد کا لگنا بھی ہے اس سے پناہ مانگنا سنتِ نبوی ﷺ سے ثابت ہے۔ حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نظرِ بد سے حفاظت کے لئے حسنین کریمین علیھما السلام پر درج ذیل وظیفہ سے دم فرمایا کرتے تھے:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطٰنٍ وَّ هَامَّةٍ وَّ عَیْنٍ لَامَّةٍ۔ (سنن ترمذی، ۳: ۵۷۷، رقم: ۲۰۶۰، عن ابن عباسؓ)

. یہ وظیفہ ۳ بار، ۷ بار یا ۱۱ بار پڑھ کر دم کریں۔ . پانی دم کر کے پئیں/ پلائیں۔

. حسب ضرورت پانی دم کر کے غسل بھی کروا سکتے ہیں۔

اگر تکلیف زیادہ طویل اور پریشان کن ہو تو ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔

- یہ وظیفہ حسب ضرورت جاری رکھیں۔

دوسرا وظیفہ: شرِ نظر سے نجات کے لئے یہ وظیفہ بھی مفید اور مؤثر ہے:

- سورۃ الفاتحہ (مکمل) اور معوّذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس)

. یہ وظیفہ ۳ بار، ۷ بار یا ۱۱ بار پڑھ کر دم کریں۔ . پانی دم کر کے پئیں/ پلائیں۔

. حسب ضرورت پانی دم کر کے غسل بھی کر سکتے ہیں۔

اگر تکلیف زیادہ طویل اور پریشان کن ہو تو ۴۰ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔

- یہ وظیفہ حسب ضرورت جاری رکھیں۔

تیسرا وظیفہ: شرِ نظر سے نجات کے لئے یہ وظیفہ بھی مفید اور مؤثر ہے:

☆ سورۃ الفاتحہ (مکمل) اور چہار قُل (مکمل سورتیں)

. یہ وظیفہ ۳ بار، ۷ بار یا ۱۱ بار پڑھ کر دم کریں۔ . پانی دم کر کے پئیں/ پلائیں۔

. حسب ضرورت پانی دم کر کے غسل بھی کر سکتے ہیں۔

اگر تکلیف زیادہ طویل اور پریشان کن ہو تو ۴۰ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔

- یہ وظیفہ حسب ضرورت جاری رکھیں۔ ☆☆☆☆☆

چہرے سے دانے اور داغ ختم کرنے کے ٹوٹکے

بہت سے لوگ چہرے سے دانے اور داغ ختم کرنے کے لئے کریمیں استعمال کرتے ہیں اور یہ بات بھول جاتے ہیں کہ ان میں کیمیکل پائے جاتے ہیں جو جلد کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اس لئے بہتر ہے کہ قدرتی چیزوں سے فائدہ اٹھایا جائے۔

۱۔ شہد: چہرے سے دانے ختم کرنے کے لئے ایک چمچ شہد اور ایک چمچ دہی کا پیسٹ بنا کر دانوں پر لگائیں اور ساری رات لگا رہنے دیں۔

۲۔ کھیرے کا رس: دانوں سے بچاؤ کے لئے کھیرے کا رس دس سے بارہ منٹ کے لئے اپنے چہرے پر لگائیں اور پھر دھولیں۔

۳۔ ٹوتھ پیسٹ: چہرے پر نکلنے والے دانے اور داغ نہ صرف چہرے کو خراب کرتے ہیں بلکہ یہ کوفت اور ذہنی اذیت کا باعث بھی بنتے ہیں۔ جب آپ کو اپنے چہرے پر کوئی دانہ نظر آئے تو اس پر پیسٹ لگا کر ساری رات چھوڑ دیں اور صبح منہ دھولیں۔ پیسٹ دانوں کو مندمل کرنے میں کافی حد تک مدد دے گا۔

۴۔ ایلوویرا جیل: دانے کم کرنے کے لئے دن میں دو مرتبہ صبح اور رات کو ان پر ایلوویرا جیل ایک ہفتہ تک لگائیں اور یہ دانوں کو ختم کرنے میں مدد دے گا۔

۵۔ بیسن: اس کے علاوہ بیسن میں دودھ ملا کر اس پیسٹ کو چہرے پر فیس واش کے طور پر استعمال کریں۔

۶۔ شہد اور دار چینی: ایک کھانے کے چمچ شہد میں ایک چائے کا چمچ پسی دار چینی ملائیں اور اسے ساری رات چہرے پر لگا رہنے دیں اور صبح منہ دھولیں۔

۷۔ آلو: دانے ختم ہونے کے بعد چہرے پر جو نشان چھوڑ جاتے ہیں وہ شخصیت کو بری طرح متاثر کرتے ہیں۔ ان کو ختم کرنے کے لئے آلو کے تین باریک سلائس کاٹ لیں اور ان کا چہرے پر گولائی میں مساج کریں۔ روزانہ پندرہ منٹ کریں تاکہ آلو کا رس جلد کے اندر جذب ہوجائے۔ یہ عمل تب تک کریں جب تک یہ نشان ختم نہ ہوجائیں۔

۸۔ زیتون کا تیل: زیتون کا تیل بھی جلد کے لئے بہترین ہے۔ دانوں کے نشان مدھم کرنے کے لئے زیتون کے تیل کا مساج کریں۔

۹۔ کھانے کا سوڈا: جلد کی صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ جلد سے مردہ خلیات ختم کرنے کے لئے کھانے کا سوڈا استعمال کریں۔ یہ انتہائی کم قیمت میں

بہت سا فائدہ دیتا ہے۔ کھانے کا سوڈا پانی میں مکس کرکے اور بیس سیکنڈ تک مساج کریں اور پانی سے دھولیں ہفتہ میں ایک بار مساج کریں۔

۱۰۔ برف: برف چہرے کے دانوں کو کم کرنے میں جادوئی عمل کرتی ہے۔ برف کا ٹکڑا دانے کے اوپر رکھیں یہ دانوں کی سرخی کم کردے گا۔

۱۱۔ سیب کا سرکہ: سیب کا نسخہ داغ دھبے اور دانے ختم کرنے کا مجرب نسخہ ہے۔ آدھا چائے کا چمچ سیب کا سرکہ ایک کپ پانی میں مکس کریں اور کاٹن بال اس محلول میں بھگو کر متاثرہ حصہ پر لگائیں اور ساری رات لگائے رکھیں اور صبح دھولیں۔

۱۲۔ انڈے کی سفیدی: انڈے کی سفیدی کو اگر فیشل ماسک کے طور پر استعمال کیا جائے تو یہ داغ دھبے اور دانے ختم کرنے میں بے حد معاون ہے۔ انگلیوں کی مدد سے انڈے کی سفیدی کو چہرے پر لگائیں اور دس منٹ بعد دھولیں۔ انڈے کی سفیدی میں یہ خاصیت ہے کہ یہ جلد پر چکنائی کو کنٹرول کرتی ہے۔

۱۳۔ لہسن: لہسن ہمارے کھانے کا لازمی جز ہے۔ یہ داغ دھبے ختم کرنے میں بھی بہترین ہے۔ ایک لہسن کے ٹکڑے کے باریک سلائس کرکے متاثرہ حصوں پر مساج کریں۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ لہسن کا رس اچھی طرح سے جلد پر لگے۔ پندرہ سے تیس منٹ بعد منہ دھولیں۔

۱۴۔ ٹماٹر: داغ دھبے اور دانوں کا خاتمہ کرنے کے لئے ان پر ٹماٹر کا پیسٹ دس پندرہ منٹ کے لئے لگائیں اور پھر دھولیں یہ ٹوٹکہ تب تک جاری رکھیں جب تک چہرہ صاف و شفاف نہیں ہوجاتا۔

۱۵۔ پودینہ: تازہ پودینے کا رس بھی داغ دھبے اور دانوں کے لئے بہترین سمجھا جاتا ہے۔ متاثرہ حصوں پر کچھ دیر لگا کر دھولیں۔

۱۶۔ میک اپ کا استعمال: ایسا میک اپ استعمال کریں جو آئل فری ہو اور سونے سے پہلے میک اپ ضرور صاف کرلیں۔

۱۷۔ چہرہ صاف رکھیں: اپنا چہرہ صاف رکھیں۔ دن میں کم از کم دوبار منہ دھوئیں تاکہ گرد، چکنائی اور مردہ خلیات صاف ہوجائیں۔

۱۸۔ تکیہ کا کور اور تولیہ بدلنا: تکئے کا کور اور تولیہ اگر گندا ہو تو یہ بھی داغ دھبوں اور دانوں کا باعث بنتے ہیں۔ اس لئے اس کی صفائی بھی بے حد ضروری ہے۔

۱۹۔ غسل کرنا: جیسے ہی کام کاج کے بعد گھر واپس آئیں تو غسل ضرور کریں کیونکہ پسینہ جلد کی چکنائی کے ساتھ مل کر مسامات میں گندگی اور بیکٹریا بنانے کا باعث بنتا ہے۔

۲۰۔ ہم میں سے بہت کم لوگ اس بات سے آگاہ ہوں گے کہ شیمپو بھی دانوں کا باعث بنتے ہیں جس کی وجہ سے پیشانی، گال، گردن اور کمر پر دانے نکل آتے ہیں۔ اس لئے بہتر ہے کہ خوشبو کے بغیر شیمپو کا انتخاب کریں اور اسے اچھی طرح بالوں سے نکالیں۔ ☆☆

تحریک منہاج القرآن اور منہاج القرآن ویمن لیگ کی سرگرمیاں

منہاج القرآن ویمن لیگ کے تحت سیدۂ کائنات کانفرنس

گذشتہ ماہ مرکزی سیکرٹریٹ منہاج القرآن میں ویمن لیگ نے سیدہ کائنات کانفرنس کا انعقاد کیا جس سے منہاج القرآن ویمن لیگ کی صدر فرح ناز نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا وہ عظیم ہستی ہیں جن کے وجود کو مثال بنا کر اسلام نے عورت کی عظمت کو بیان کیا، سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا عورت کو بخشے گئے مقام اور احترام کا منبع ہیں، آج کی عورت اگر عزت اور احترام چاہتی ہے تو سیدۃ النساء کی مقدس سیرت کی پیروی کرنا ہوگی، سیدہ کائنات ہر موقع پر حضور اکرم ﷺ کے ساتھ رہیں، میدان جنگ میں بھی آپ حضور ﷺ کے ساتھ رہیں، اپنے شوہر کے ساتھ ملکر ہر سختی اور تنگی کو خوش دلی سے برداشت کیا، کونین کے والی کی پیاری دختر چکیاں تک پیستی رہیں، خاتون جنت نے اپنی اولاد امام حسن، امام حسین اور سیدہ زینب رضی اللہ عنہم کی ایسی تربیت فرمائی کہ ان نفوس قدسیہ نے تاریخ کے دھارے کو بدل ڈالا۔ اس موقع پر افنان بابر، عائشہ مبشر، زینب ارشد، صائمہ ایوب، عطیہ بنین، کلثوم جاوید و دیگر نے بھی خطاب کیا۔

عوامی تحریک اور تحریک منہاج القرآن لاہور کا ورکرز کنونشن

پاکستان عوامی تحریک اور تحریک منہاج القرآن لاہور کے زیراہتمام ورکرز کنونشن مؤرخہ 21 مئی 2017ء کو مرکزی سیکرٹریٹ ماڈل ٹاؤن میں منعقد ہوا، چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے کنونشن کی صدارت کی اور خصوصی خطاب کیا، ورکرز کنونشن سے نائب ناظم اعلیٰ منہاج القرآن رفیق نجم، امیر لاہور حافظ غلام فرید، صدر PAT لاہور چودھری افضل گجر، ناظم لاہور اشتیاق حنیف مغل، ثناء اللہ خان، رمضان ایوبی، احسن اویس نے بھی خطاب کیا جبکہ سینئر رہنما حنیف قادری، حاجی فرخ، عمر اعوان، یونس نوشاہی، رانا احسن، آمنہ بتول، سمرین یاسین و دیگر رہنماء بھی موجود تھے۔ کنونشن میں کارکنان کی بڑی تعداد موجود تھی۔ چیئرمین سپریم کونسل ورکرز کنونشن میں آئے تو رہنماؤں و کارکنان نے اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر انکا استقبال کیا۔ پھولوں کی پتیاں نچھاور کر کے اور فلک شگاف نعرے لگا کر انہیں خوش آمدید کہا۔

تنظیم سازی (KPK)

زونل ناظمہ KPK محترم عائشہ شبیر نے مورخہ 16 مئی تا 19 مئی 2017ء تک ضلع ایبٹ آباد، تحصیل حویلیاں، ضلع پشاور، ضلع نوشہرہ اور ضلع کوہاٹ کے تربیتی تنظیمی دورہ کے دوران چار اضلاع اور ایک تحصیل

کی تنظیمی باڈی تشکیل دی۔ محترمہ محمودہ نے بطور صدر ایبٹ آباد، محترمہ صابرہ نے بطور صدر تحصیل حویلیاں، محترمہ روبینہ احمد نے بطور صدر ضلع نوشہرہ اور محترمہ نزہت نے بطور صدر ضلع کوہاٹ اپنی تحصیلی وضلعی تنظیمات کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں سنبھالیں اور مشن مصطفوی کی سربلندی کا عہد دیا۔

اسلام آباد

17 مئی 2017ء کو اسلام آباد کے کمیونٹی سینٹر میں Woice کی جانب سے Woice Food Bank,2017 کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں ایئر یونیورسٹی کے طلباء کے تعاون سے 80 گھرانوں کو فوڈ پیکجز تقسیم کئے گئے۔ اس تقریب میں Woice کی مرکزی ڈائریکٹر ڈاکٹر شاہدہ نعمانی اور ڈپٹی ڈائریکٹر محترمہ ثناء وحید نے خصوصی شرکت کی۔ محترمہ راضیہ نوید نے اسلام آباد سے Woice کوآرڈینیٹر کی ذمہ داری ادا کی۔ مشہور Tv ایکٹر محترمہ لیلیٰ زبیری، مشہور سٹیج ایکٹر کنول نصیر، پروفیسر ڈاکٹر وسیمہ شہزاد، محترم طارق اعجاز، محترم مظہر برلاس، محترمہ نازیہ مرزا اور محترم علی رضوی نے خصوصی شرکت کی۔

ایئر یونیورسٹی کے تعاون سے رمضان کے مقدس موقع پر جو فوڈ پیکجز دیئے گئے ان میں ایک ماہ کا مکمل راشن اور ان کی Quality کو خصوصاً توجہ دی گئی۔ اس موقع پر ڈاکٹر شاہدہ نعمانی نے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ Woice کفالت سے خود کفالت کے پراجیکٹ پر خصوصی توجہ دے رہا ہے اور ہنرمند خواتین کی تیاری کا کام جاری ہے۔ طلباء کے اندر فلاحی شعور کی بیداری پر محترم طارق اعجاز کو خراج تحسین پیش کیا۔

محترم ثناء وحید نے Welcome Note میں Woice کا مکمل Vision بیان کیا اور بتایا کہ معاشرے کی خواتین جو کسی طور پر مدد کی منتظر ہیں چاہے وہ قانونی مدد ہو، تعلیم اور صحت یا ذریعہ معاش سے متعلق ہو Woice ہر دم ان تمام خواتین کے مسائل کو Address کرنے کے لئے میدان میں موجود ہے۔

محترمہ راضیہ نوید نے بھی مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور اسلام آباد لیول پر Woice کے کام کو آگے بڑھانے کے عزم کا اظہار کیا۔

تمام مقررین نے منہاج القرآن کے اس پراجیکٹ کو بہت سراہا اور اپنی اپنی خدمات پیش کرنے کا بھی عزم کیا۔ محترم علی رضوی نے خصوصی کالم بھی لکھا جس میں رمضان المبارک میں فوڈ پیکجز کی تقسیم کو خصوصاً سراہا اور Woice اور ایئر یونیورسٹی کو خصوصی مبارک باد دی۔ مشہور اینکر محترمہ نادیہ مرزا نے کہا کہ خیر اور بھلائی کے کام میں ان کی خدمات جہاں بھی مطلوب ہوں وہ حاضر ہیں۔

لاہور: Woice Food Bank

لاہور میں 2017ء Woice Food Bank کی دوسری تقریب مرکزی سیکرٹریٹ منہاج القرآن کے الصفہ ہال میں منعقد کی گئی۔ اس تقریب میں 100 سے زائد گھرانوں میں Woice فوڈ پیکجز اور 25 شادی کے سوٹ تقسیم کیئے گئے۔ اس پروگرام میں چیئرمین سپریم کونسل محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ محترم سید مخدوم احمد محمود (سابق گورنر پنجاب)، محترم عثمان پیرزادہ (مشہور ڈائریکٹر، ایکٹر)، محترم انور رفیع (مشہور سنگر)، محترم جاوید علی چوہدری (Educationist, Sociologist، ایڈوائزر آغا خان یونیورسٹی)، محترمہ شبنم مجید (مشہور سنگر)، محترمہ جہاں آرا وٹو (میڈیا PIP Social) اور محترمہ عروج آصف (ٹی وی آرٹسٹ، اینکر) نے خصوصی شرکت کی۔

محترمہ فرح ناز نے تقریب سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ Woice خواتین کے لئے ہے اور خواتین کی مضبوط آواز ہے۔ انہوں نے تقریب میں موجود تمام بہنوں اور خصوصاً مہمانوں کو Woice سے متعلق بریفنگ دی۔ ڈائریکٹر Woice محترمہ ڈاکٹر شاہدہ نعمانی نے Woice کے پراجیکٹ کفالت اور خود کفالت پر بھی روشنی ڈالی۔ پروگرام میں نقابت کے فرائض Woice کی ڈپٹی ڈائریکٹر ثنا وحید نے سرانجام دیئے۔ انہوں نے پروگرام کے چیف گیسٹ محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کو Key Note Speech کے لئے دعوت دی۔ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے کار خیر کے اس کام پر Woice ٹیم کو خصوصی مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے نبی ﷺ کا حکم ہے کہ صاحب حیثیت افراد ضرورت سے زائد مال مستحقین کو لوٹا دیں۔ اسی میں اللہ اور رسول ﷺ کی خوشنودی اور سوسائٹی کا امن ہے۔

محترم انور رفیع نے ''مائے نی میں کینوں آکھاں'' کلام پڑھا۔ محترم عثمان پیرزادہ نے کہا کہ اسلام انسانی خدمت کے حوالے سے سب سے بڑا دین ہے۔ آنسو پونچھنا اور دکھ درد میں شریک ہونا بڑی عبادت ہے۔ محترمہ شبنم مجید نے Woice کا شکریہ ادا کیا، مبارکباد دی اور کہا کہ ہمیں دکھی انسانیت کے شانہ بشانہ کھڑے ہونا چاہئے۔

تقریب کے اختتام پر ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اور معزز مہمانان نے ضرورت مند لوگوں کے درمیان رمضان پیکجز تقسیم کئے۔ تمام مہمانوں نے منہاج القرآن انٹرنیشنل کے اس پراجیکٹ (Woice) کو بہت سراہا۔ ☆☆☆☆☆

WOICE فوڈ بینک کے زیر اہتمام

رمضان پیکیجز کی تقسیم (اسلام آباد)

M o n t h l y
DUKHTARAN-E-ISLAM
JULY-2017
L A H O R E
Regd CPL No.45